بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصۂ نحوِ میر
و
اضافات

تالیف

علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزر : زاہد حسین سہروردی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصۂ نحوِ میر

و

اضافات

تالیف: علامہ مفتی محمد وسیم ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

ناظمِ اعلیٰ: برکاتی فاؤنڈیشن (پاکستان)

مہتمم و شیخ الحدیث: مرکز العلوم الاسلامیہ (میٹھادر کراچی پاکستان)

مہتمم و شیخ الحدیث: دار العلوم برکاتیہ (گلشن اقبال کراچی پاکستان)

کمپوزر: قاری زاہد حسین سہروردی

برکاتی فاؤنڈیشن (ٹرسٹ)

www.waseemziyai.com

فہرست

پیشِ لفظ 8
علمِ نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت 9
علمِ نحو کے واضع و مُصَنِّف کا تعارف 9
لفظ کے معنی و اقسام 10
مُفْرَد اور اُس کی اَقسام 10
نقشہ 12
مُرَکَّب اور اُس کی اَقسام 12
مُرَکَّبِ مُفید: 12
جملہ خبریہ کی تعریف: 13
مُسْنَدالیہ و مُسْنَدبہٖ کا تعارف: 14
نقشہ 15
جملہ انشائیہ کی تعریف: 15
نقشہ 18
مرکبِ غیر مُفید: 19
نقشہ 23
علاماتِ اِسم: 24
علاماتِ فعل: 26
حرف کی علامات: 27
جملہ کلماتِ عرب 27
مُعْرَب: 27
مَبْنِی: 27
مَبْنِی کی اقسام: 28
مُعْرَب کی اقسام: 28

www.waseemziyai.com

مَبْنِیُّ الْاَصل : 28
اسمِ غیرِ مُتَمَکِّنْ : 29
اسمِ مُتَمَکِّنْ : 29
معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے فعلِ مضارع اور وہ فعلِ مضارع جو نونِ تاکید کے ساتھ ہوں : 29
اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی اقسام 30
(۱) اسماءِ مُضْمَرَات : 31
فاعل کی اقسام : 31
ضمیر کی اقسام : 32
ضمیرِ مرفوع متصل : 32
ضمیرِ مرفوع منفصل : 33
ضمیرِ منصوب متصل : 33
ضمیرِ منصوب منفصل : 33
ضمیرِ مجرور متصل : 34
ضمیرِ مرفوع متصل کی اقسام : 35
ضمیرِ مرفوع متصل مُسْتَتِر کی اقسام : 38
ضمیرِ شان وقصّہ : 39
نقشہ 40
(۲) اَسماءِ اشارات : 40
(۳) اسماءِ موصولات : 42
(۴) اسماءِ اَفعال : 45
(۵) اسماءِ اَصوات : 46
(۶) اسماءِ ظُرُوف : 46
(۸) مرکب بِنائی : 49
اِسم کی اقسام باعتبار عُمُوم وخُصُوص 49
اِسمِ معرفہ : 50

www.waseemziyai.com

اِسمِ نکرہ: 50
اسم کی اَقسام باعتبارِ جنس 51
(۱) مذکر: 51
(۲) مؤنث: 51
نقشہ 52
مؤنث کی اَقسام باعتبار ذات 52
مؤنث حقیقی: 52
مؤنث لفظی: 52
اسم کی اَقسام باعتبار تعداد 53
نقشہ 54
جمع کی اَقسام باعتبارِ لفظ 55
جمع تکسیر: 55
جمع سالم: 55
جمع کی اَقسام باعتبارِ معنی 56
جمع قِلَّت: 56
جمع کثرت: 56
نقشہ 57
اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی اقسام 58
سولہ اَقسام 59
فعلِ مضارع کے اعراب 67
عوامل کا بیان 69
(۱) حروفِ جارّہ: 70
(۲) حروفِ مشبہ بالفعل اور اُن کا عمل: 72
(۳) مَاوَلَا اَلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ: 73
(۴) لائے نفی جنس: 74
(۵) حروف ندا: 76

www.waseemziyai.com

حروفِ عاملہ درفعلِ مضارع 77
(۱)حروفِ ناصبہ: 78
حروف جازمہ: 80
نقشہ 82
اَفعالِ عاملہ 82
فعلِ معروف کا عمل: 82
مفعولِ مطلق: 83
مفعولِ فیہ: 84
مفعولِ مَعَہٗ: 85
مفعولِ لَہٗ: 85
حال: 85
تَمْیِیز: 86
مفعول بِہٖ: 87
فاعل کی اَقسام 87
فعلِ مجہول کا عمل: 89
فعل مُتَعَدِّی کی اقسام 90
افعالِ ناقصہ 91
افعالِ مُقَارَبہ 92
افعالِ مدح وذَمّ 93
افعالِ تَعَجُّب 94
اسمائے عاملہ 95
(۱)اسماءِ شرطیہ بمعنی اِنْ: 96
(۲)(۳)اسماءِ افعال: 97
(۴)اسمِ فاعل: 98
(۵)اسمِ مفعول: 100
(۶)صفت مشبہ: 101

www.waseemziyai.com

(۷)اسم تفضیل: 102
(۸)مصدر: 102
(۹)اسمِ مضاف: 103
(۱۰)اسمِ تام: 104
مثالیں: 104
(۱۱)اسماءِ کنایہ: 105
عوامل معنویہ 106
توابع کا بیان 107
صفت: 109
تاکید: 110
بدل: 112
عطف بحرف: 114
عَطْفِ بیان: 114
حروفِ غیرِ عاملہ 115
مُسْتَثْنٰی کی مختصر بحث 120
مختلف تراکیب 122

www.waseemziyai.com

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نحوِ میر وہ کتاب ہے جسکو اکابر اولیاء وعلماء نے پڑھا اور پڑھایا اُس کتاب کو اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ۱۹۹۱ء میں اہلسنت وجماعت کے عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم امجدیہ میں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد متعدد مرتبہ نحوِ میر پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی، ہر دفعہ یہ سوچ رہی کہ نحوِ میر کو سھل انداز اور اردو زبان میں پیش کروں، لیکن دیگر مصروفیات کی بنا پر نہ کر سکا۔ اس بار درجہ اولیٰ کے طلباء کی ذہنی استعداد کا خصوصی خیال رکھتے ہوئے نحوِ میر کا خلاصہ، کچھ اضافات اور متفرق عبارات کی تراکیب اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ فقیر کی اس کاوش کو اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اپنی بارگاہِ صمدیت میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ میری، میرے والدین اور اساتذہ کرام کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ

نوٹ: اہلِ علم حضرات سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی غلطی سے مطلع ہوں تو باخبر کریں۔

محمد وسیم ضیائی

16اپریل2020ء بمطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

www.waseemziyai.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیۡنَ الۡمَاءِ وَالطِّیۡنِ سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ وَاَصۡحَابِہِ الطَّاہِرِیۡنَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ

علمِ نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت

علمِ نحو کی تعریف: وہ علم ہے جس کے ذریعہ اسم, فعل اور حرف کے آخر کے حالات مُعْرَب اور مَبْنِی ہونے کے اعتبار سے جانے جائیں اور کلمات کو ایک دوسرے سے ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔

علمِ نحو کا موضوع: ”کلمہ اور کلام“

علمِ نحو کی غرض وغایت: کلامِ عرب میں لفظی غلطی سے بچنا۔

علمِ نحو کے واضع و مُصَنِّف کا تعارف

علمِ نحو کے واضع: علمِ نحو کے واضع ” حضرت سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ “ ہیں۔آپ (رضی اللہ عنہ) ہی کے حکم سے ” حضرت ابو الاسود دُھَلی رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ اس علم کی تدوین کی۔

مُصَنِّف کا تعارف: آپ کا نام علی بن محمد بن علی ہے۔آپ کا لقب زین الدّین اور کنیت ابو الحسن ہے۔آپ میر سید شریف اور سید السند سے مشہور ہیں۔آپ ۲۲ شعبان المعظم ۷۴۰ھ کو جُرجان میں پیدا ہوئے اور جبکہ وفات ۷۶ سال کی عمر میں

www.waseemziyai.com

۰۶ ربیع الاول ۸۱۶ ھ شیراز میں ہوئی۔

لفظ کے معنی واقسام

لفظ کے لُغوی معنی: پھینکنا ہے۔

لفظ کے اِصطِلاحی معنی: وہ بات جو انسان کے منہ سے نکلے اور لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) **مَوْضُوْع** (۲) **مُهْمَل**

لفظِ مَوْضُوْع کی تعریف: وہ لفظ جسکے کچھ معنی ہوں۔ جیسے: رَجُلٌ (مرد) لفظِ مَوضُوع کو لفظِ مُستَعْمَل بھی کہتے ہیں۔

لفظ مُهْمَل کی تعریف: وہ لفظ جس کے کچھ معنی نہ ہوں۔ جیسے: روٹی شوٹی میں شوٹی۔ پانی وانی میں وانی۔

لفظِ مَوْضُوْع کی اَقسام: دو قسمیں ہیں۔ (۱) مُفْرَدْ (۲) مُرَکَّب

مُفْرَد اور اُس کی اَقسام

مُفْرَدْ کی تعریف: وہ تنہا لفظ جو ایک معنی بتائے۔ جیسے: رَجُلٌ (مرد) فَرَسٌ (گھوڑا)

نوٹ: لفظِ مُفْرَدْ کو کَلِمَہ بھی کہتے ہیں۔

کَلِمَہ کی اَقسام: تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے

www.waseemziyai.com

کلمہ کا محتاج نہ ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں نہ پایا جائے۔
جیسے: اِمۡـرَأَۃٌ (عورت)

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جائے۔
جیسے: ضَـرَبَ (اُس ایک مرد نے مارا) یَضۡرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)۔

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو۔ جیسے: مِـنۡ (سے) عَـلٰی (پر، اوپر)

نوٹ: زمانے کل تین ہیں۔ (۱) ماضی (۲) حال (۳) اِسۡتِقۡبَال (مستقبل)
ماضی گزرے ہوئے زمانے کو، حال موجودہ زمانے کو اور اِسۡتِقۡبَال آئندہ زمانے کو کہتے ہیں۔

وجۂ حَصر: کلمہ اپنے معنی بتانے میں کسی کا محتاج ہوگا یا نہیں، اگر ہوگا تو حرف۔ اگر معنی بتانے میں محتاج نہیں اور کسی زمانے سے ملا ہوا ہے تو فعل۔ اگر زمانے سے ملا ہوا نہیں تو اسم۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

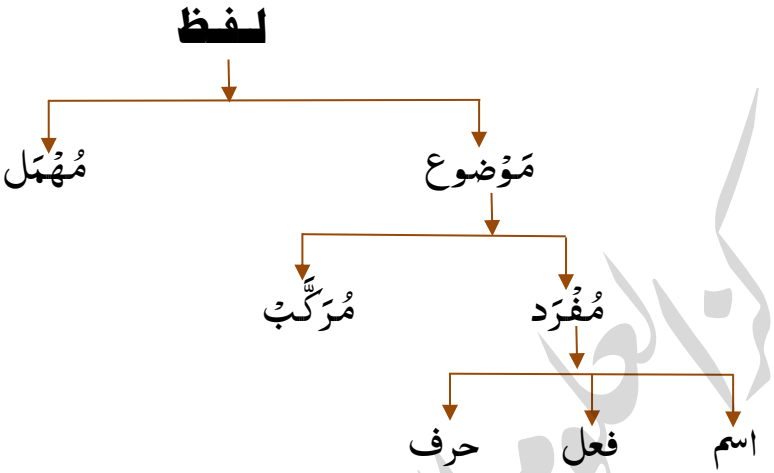

مُرَکَّب اور اُس کی اَقسام

مُرَکَّب کی تعریف: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے ملکر بنے۔ جیسے: قَلَمُ زَیۡدٍ (زید کا قلم) ھَـذَا قَلَمٌ، (یہ قلم ہے)

مُرَکَّب کی اقسام: مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکبِ مفید (۲) مرکبِ غیر مُفید

مُرَکَّبِ مُفید:

وہ مرکب ہے کہ جب بولنے والا اپنی بات پر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل ہو۔ مرکبِ مفید کو مرکبِ تامّ، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے: ھَـذَا کِتَابٌ۔ (یہ کتاب ہے)

www.waseemziyai.com

جملہ کی اقسام: جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ کی تعریف:

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے) ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)

جملہ خبریہ کی اقسام: جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ خبریہ (۲) جملہ فعلیہ خبریہ

جملہ اسمیہ خبریہ کی تعریف: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جُزء اسم ہو۔ جملہ خبریہ اسمیہ کا پہلا جُزء مُسْنَدٌ اِلَیْہِ اور مَحْکُوم عَلَیْہِ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں مُبتدا کہتے ہیں۔ اور دوسرا جُزء مُسْنَدبہٖ اور مَحْکُوم بِہٖ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں خبر کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ مذکورہ مثال میں جملہ کا پہلا جُزء زَیْدٌ اسم ہے، اس لئے جملہ اسمیہ کہلائے گا اور پہلا جُزء (زَیْد) مُسْنَد اِلَیْہِ اور مَحْکُوم عَلَیْہ ہے جسکو ترکیب میں مبتدا کہتے ہیں۔ اور دوسرا جُزء (عَالِمٌ) مُسْنَدبہٖ اور مَحْکُوم بِہٖ ہے جسکو ترکیب میں خبر کہتے ہیں۔

زَیْدٌ عَالِمٌ کی مختصر ترکیب: زَیْدٌ مبتداء، عَالِمٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جملہ فعلیہ خبریہ کی تعریف: وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو۔ جملہ فعلیہ کا پہلا جزء مُسْنَدبہٖ اور مَحْکُوم بِہٖ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں فعل کہتے

www.waseemziyai.com

ہیں۔ دوسرا جزء مُسْنَدٌ اِلَیْہ اور مَحْکُوْم عَلَیْہ کہلاتا ہے، جس کو ترکیب میں فاعل کہتے ہیں۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ۔ مذکورہ مثال میں جملہ کا پہلا جُزء (ضَرَبَ) فعل ہے، اِس لئے جملہ فعلیہ کہلائے گا اور پہلا جُزء (ضَرَبَ) مُسْنَد بِہٖ اور مَحْکُوْم بِہٖ ہے جسکو ترکیب میں فعل کہتے ہیں۔ اور دوسرا جُزء (زَیْدٌ) مُسْنَد اِلَیْہِ اور مَحْکُوْم عَلَیْہ ہے جسکو ترکیب میں فاعل کہتے ہیں۔

ضَرَبَ زَیْدٌ کی ترکیب: ضَرَبَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اور زَیْدٌ فاعل، ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مُسْنَد الیہ و مُسْنَد بہٖ کا تعارف:

مُسْنَد اِلَیْہ " وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اِسناد (نسبت) کی جائے۔ جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ مذکورہ مثال میں زَیْدٌ مُسْنَدٌ اِلَیْہِ اور مَحْکُوْم عَلَیْہ ہے کیونکہ عَالِمٌ کی اِسناد زَیْدٌ کی طرف کی گئی ہے اور جس کی اِسناد کی جائے اسکو مُسْنَد بہٖ اور مَحْکُوْم بِہٖ کہتے ہیں۔

اِسْنَاد کی تعریف: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ مخاطب کو پوری بات سمجھ میں آئے۔

نوٹ: نحویوں کے نزدیک اِسناد، نسبت اور حکم کا ایک ہی مطلب ہے۔

نوٹ: اسم مُسْنَد بہٖ اور مُسْنَدٌ اِلَیْہِ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل صرف مُسْنَد بہٖ ہوگا مُسْنَدٌ اِلَیْہِ نہیں ہوگا اور حرف نہ مُسْنَد بہٖ ہوگا اور نہ مُسْنَدٌ اِلَیْہِ ہوگا۔

www.waseemziyai.com

مُبتدا و خبر کے اعراب: مبتدا اور خبر دونوں کلامِ عرب میں مرفوع ہوتے ہیں۔ اور مبتدا معرفہ ہوگا یا نکرہ مخصوصہ ہوگا۔

فاعل کے اعراب: کُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوْعٌ۔ ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

نقشہ

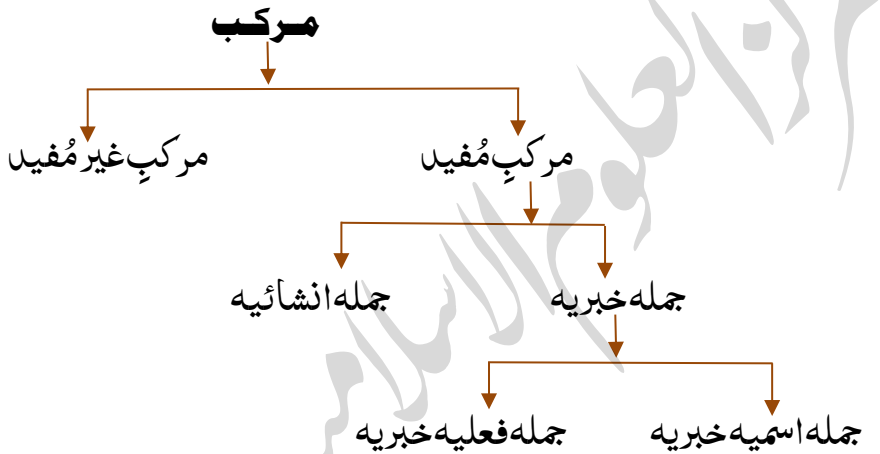

جملہ انشائیہ کی تعریف:

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے۔ جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)۔

جملہ انشائیہ کی دس (۱۰) قسمیں ہیں۔

(۱) اَمر (۲) نَہی (۳) اِسْتِفْہَام (۴) تَمَنِّی (۵) تَرَجِّی
(۶) عُقُوْد (۷) نِدا (۸) عَرض (۹) قَسم (۱۰) تَعَجُّب

امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی کام کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)

www.waseemziyai.com

نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے۔
جیسے: لَاتَضْرِب (تومت مار)

اِستِفْہام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا؟)

تَمَنّی: وہ جملہ انشائیہ جس کے ذریعے آرزو کا اظہار کیا جائے۔ جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ۔ (کاش کہ زید حاضر ہوتا)

تَرَجّی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے توقع کا اظہار کیا جائے۔ جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ۔ (شاید کہ عَمرو غائب ہے)

نوٹ: تمنا کے لئے کلام عرب میں لیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ترجی کے لئے لعلّ جس کا معنی اردو میں شاید اور اُمید کیا جاتا ہے۔

عُقُود: عُقود عقد کی جمع ہے بمعنی معاملہ عقود وہ جملہ انشائیہ ہے جن کے ذریعے معاملات خرید و فروخت، نکاح وطلاق وغیرہ کئے جائیں۔ جیسے: بیچنے والا بیچتے وقت کہے بِعْتُ (میں نے بیچا) اور خریدنے والا خریدتے وقت کہے اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا)

ندا: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حَرفِ ندا کے ذریعے کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا

www.waseemziyai.com

جائے۔ جیسے : یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صلی اللہ علیک وسلم)

عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی کام کی رغبت دلائی جائے۔ جیسے : اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔ (آپ ہمارے پاس نہیں ٹھہرتے کہ آپ کو بھلائی پہنچے)

قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعے کسی بات پر قسم کھائی جائے۔ جیسے : وَاللّٰہِ

حرفِ قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعے قسم کھائی جائے۔

مُقْسَم بِہٖ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے۔

مُقْسَم عَلَیْہِ: وہ بات ہے جس پر قسم کھائی جائے اس کو جوابِ قسم بھی کہتے ہیں۔ جیسے : وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔ اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ضرور ماروں گا۔ مذکورہ مثال میں واؤ حرف قسم اللہ اسمِ جلالت مقسم بہ اور لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا مقسم علیہ یا جوابِ قسم ہے۔

تَعَجُّب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے صیغے سے حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کے لیے وضع کئے گئے ہوں۔ عربی میں تعجب کے دو صیغے ہیں۔

(۱) مَا اَفْعَلَہٗ جیسے : مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (زید کتنا حَسین ہے)

(۲) اَفْعِلْ بِہٖ جیسے : اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کس قدر حَسین ہے)

نوٹ: جملہ خبریہ میں خبر ہوتی ہے اور جملہ انشائیہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۱) طلبی (۲) غیر طلبی۔ مذکورہ اقسام میں عقود، قسم، تعجب غیر طلبی ہیں جن کو ایقاعی بھی کہتے ہیں۔ باقی سات طلبی ہیں۔

نقشہ

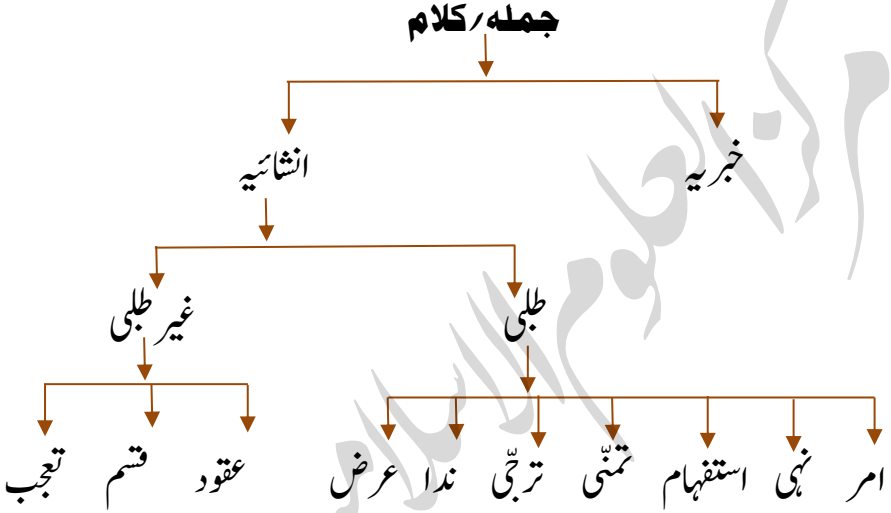

اِضْرِبْ کی ترکیب: اِضْرِبْ فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے جس میں اَنْ ضمیرِ فاعل اور تَ علامتِ خطاب، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لَاتَضْرِبْ کی ترکیب: لَا تَضْرِبْ فعل نہی حاضر معروف صیغہ واحد مذکر اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے جس میں اَنْ ضمیرِ فاعل تَ علامتِ خطاب فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ کی ترکیب: هَلْ حرفِ استفہام، ضَرَبَ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب زَيْدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ: جملہ خبریہ کی طرح جملہ انشائیہ بھی اسمیہ اور فعلیہ ہوتے ہیں۔

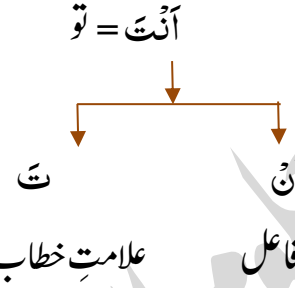

مرکبِ غیر مُفید:

وہ مرکب ہے کہ جب بولنے والا اپنی بات پر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔ مرکبِ غیر مفید کو مرکبِ ناقص بھی کہتے ہیں۔

جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ۔ (زید کا غلام)

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مرکبِ اِضافی (۲) مرکبِ توصیفی (۳) مرکبِ بِنائی (۴) مرکبِ مَنَع صرف

(۱) مرکبِ اِضافی: وہ مرکبِ غیرِ مفید ہے جس میں ایک اسم کی نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی جائے۔ جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)

پہلے جزء کو مضاف اور دوسرے جزء کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جس کی اضافت کی جاتی

www.waseemziyai.com

ہے وہ مضاف اور جس کی طرف کی جاتی ہے وہ مضاف الیہ۔ مثالِ مذکورہ میں غلام کی اضافت زید کی طرف کی گئی ہے اِس لیے غلام مضاف ہے اور زید مضاف الیہ۔

نوٹ: عربی زبان میں پہلے مضاف بعد میں مضاف الیہ آتا ہے جبکہ اردو میں پہلے مضاف الیہ بعد میں مضاف آتا ہے۔ اور اکثر اردو میں ترجمہ کرتے وقت بیچ میں کا ،کے ، کی اور را، رے، ری آتا ہے۔

مرکبِ اضافی کے اعراب: مضاف پر الف ولام (ال) اور تنوین نہیں آئے گی اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔

(۲) مرکبِ توصیفی: وہ مرکبِ غیرِ مفید ہے جس میں دوسرا کلمہ پہلے کلمہ کے کسی اچھے یا بُرے وصف کو بیان کرے۔ پہلا کلمہ موصوف اور دوسرا کلمہ صفت کہلاتا ہے۔ جیسے : اِمْرَاَۃٌ عَالِمَۃٌ (عالمہ عورت)۔ مذکورہ مثال میں لفظِ عالمہ کے ذریعے عورت کے اچھے وصف کو بیان کیا گیا تو اِمْرَاَۃٌ موصوف اور عالمہ اُس کی صفت کہلائے گی۔

مرکبِ توصیفی کے اعراب: صفت اعراب میں موصوف کے تابع ہے یعنی جو موصوف کے اعراب ہیں وہی صفت کے اعراب ہوتے ہیں۔

تنبیہ: استاد مثالیں دیکر واضع کرے۔

(۳) مرکبِ بِنائی: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جس میں بلانسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کرلیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو مُتَضَمِّن (مشتمل) ہو۔ جیسے : اَحَدَ

www.waseemziyai.com

عَشَرَ تَاتِسْعَةَ عَشَرَ۔ اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌوَّ عَشَرٌ تھا " و " کو حذف کرکے دونوں اسموں کو ایک کر دیا گیا۔

مرکبِ بِنائی کے اعراب: مرکب بنائی کے دونوں جزء مَبْنِی بر فتحہ ہونگے۔ مگر اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء مُعْرَب ہوگا اور دوسرا جزء مَبْنِی بر فتحہ ہوگا۔ جیسے: جَاءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ (گیارہ مرد آئے)

مُمَیَّز تَمِیِیز

جَاءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلٌ۔

فعل فاعل

(۴) مرکبِ مَنَع صرف: وہ مرکبِ غیرِ مُفید ہے جس میں بلانسبت دو کلموں کو ملا کر ایک کیا گیا ہو اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو مُتَضَمِّن (مشتمل) نہ ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكُّ (ملکِ شام کے شہر کا نام ہے) یہ اصل میں بَعْلٌ (ایک بت کا نام ہے) اور بَكٌّ (شہر کے باشاہ کا نام ہے) دو کلموں سے ملکر بنا ہے۔ حَضرَمَوْتُ (ملکِ یمن کے شہر کا نام ہے) یہ اصل میں حَضَرَ (شہر) اور لفظِ مَوْت سے ملکر بنا ہے۔ مَعْدِیْکَرِبُ یہ بھی مَعْدِی اور لفظ کرب سے ملکر بنا ہے۔

مرکبِ منع صرف کے اعراب: اکثر علماء کے نزدیک پہلا جزء مَبْنِی بر فتحہ اور دوسرا جزء غیر مُنْصَرِف ہوگا۔ جیسے: هٰذَا بَعَلَبَكُّ (یہ بعلبک ہے)

www.waseemziyai.com

نوٹ: مرکب غیر مُفید ہمیشہ جملہ کا جزء یعنی مُسنَد بہٖ یا مُسنَد الیہ ہوگا، پورا جملہ نہیں ہوگا۔ جیسے : غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ مذکورہ مثال میں غلامُ زیدٍ مرکب اضافی مکمل جملہ نہیں بلکہ جملہ کا جزء یعنی مُسنَد الیہ ہے۔

غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ کی ترکیب : غُلَامُ مضاف، زَیْدٍ مضاف الیہ ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکب اضافی ہو کر مُبتدا، قَائِمٌ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

لفظ

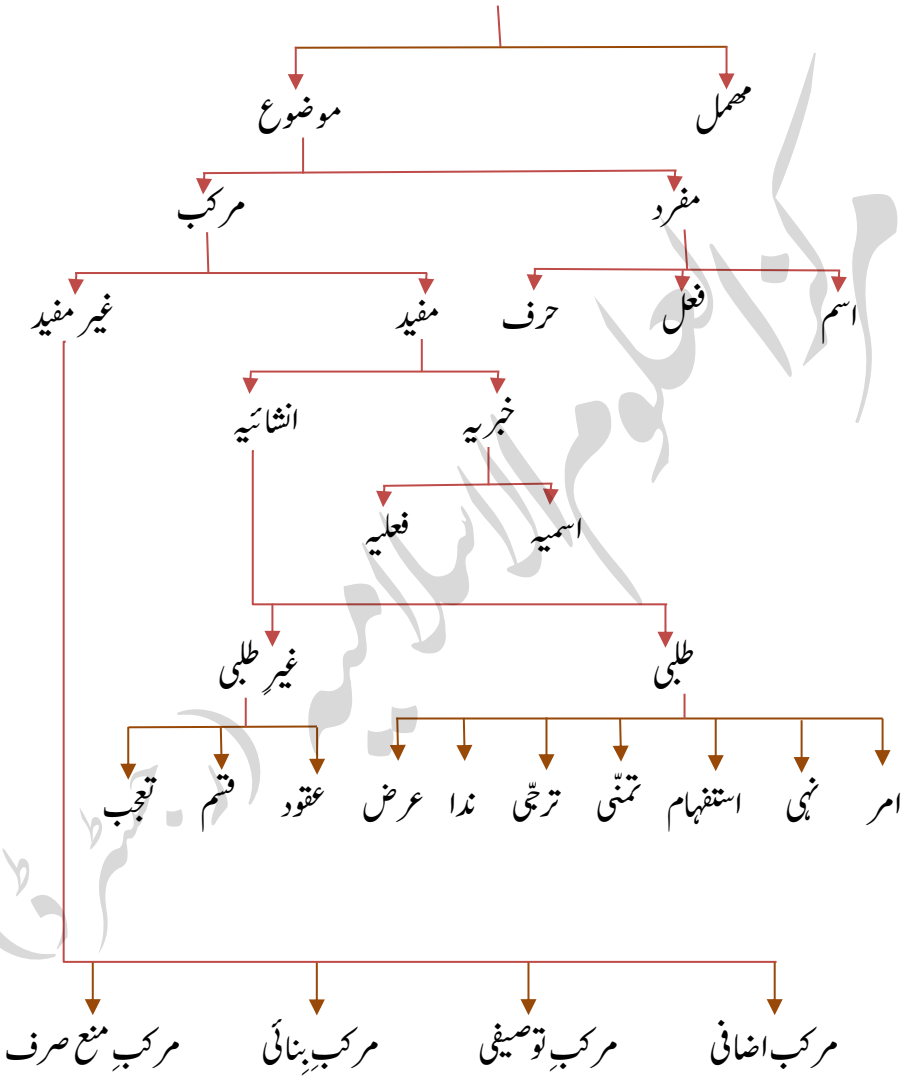

www.waseemziyai.com

جملے کے کلمات: کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوگا چاہے وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ یا دو میں سے ایک لفظوں میں ہو اور دوسرا پوشیدہ جیسے: اِضْرِبْ کہ اس میں اَنْتَ پوشیدہ ہے اور جملے کے کلمات دو سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔

جیسے: تین کی مثال ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

چار کی مثال ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا ضَرْبًا۔

پانچ کی مثال ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا ضَرْبًا شَدِیْدًا۔

عُمَر اور عَمَرو میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر "و" نہ ہو تو عُمَر ہوگا اور اگر واؤ ہوگا تو عَمَرْ پڑھیں گے۔

علاماتِ اِسم:

اسم کی گیارہ علامات ہیں۔

(۱) شروع میں الف و لام (ال) کا ہونا جیسے: اَلْحَمْدُ

(۲) شروع میں حرفِ جر کا ہونا جیسے: بِزَیْدٍ

(۳) آخر میں تنوین کا ہونا جیسے: رَجُلٌ

(۴) مسند الیہ ہونا جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ

(۵) مضاف ہونا جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَامُ

(۶) مُصَغَّر ہونا جیسے: رُجَیْلٌ

www.waseemziyai.com

(۷) منسوب ہونا جیسے : مَدَنِیٌّ

(۸) تثنیہ ہونا جیسے : رَجُلَانِ

(۹) مَجْمُوْع ہونا جیسے : رِجَالٌ

(۱۰) موصوف ہونا جیسے : جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ

(۱۱) آخر میں تاءِ متحرک کا ہونا جیسے : ضَارِبَةٌ

مُصَغَّر کی تعریف : (تصغیر) وہ اسم ہے جس کی اصل میں تبدیلی کی گئی ہو تاکہ چھوٹا یا ذلیل یا محبوب ہونے پر دلالت کرے۔ کلامِ عرب میں اُسکے تین اوزان ہیں۔

(۱) فُعَيْلٌ (۲) فُعَيْعِلٌ (۳) فُعَيْعِيْلٌ

رَجُلٌ (مرد) سے ← رُجَيْلٌ (چھوٹا مرد)

جَعْفَرٌ (نہر) سے ← جُعَيْفِرٌ (چھوٹی نہر)

قِرْطَاسٌ (کاغذ) سے ← قُرَيْطِيْسٌ (چھوٹا کاغذ)

نوٹ : فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا البتہ فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے : ضَرَبَا (اُن دو مردوں نے مارا) اس میں فعل ایک ہی ہے مارنے والے دو ہیں۔

مَنْسُوب کی تعریف : وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا مشدّد ما قبل مکسور زیادہ کی گئی ہو تاکہ اس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر ہو۔ جیسے : بغداد کے رہنے والے کو

www.waseemziyai.com

بَغْدَادِیٌّ کہتے ہیں۔

جَآءَ رَجُلٌ عَالِمٌ کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعل ماضی معروف ، صیغہ واحد مذکر غائب رَجُلٌ موصوف عَالِمٌ اسمِ فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف صفت سے ملکر مرکبِ توصیفی ہو کر فاعل اور فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

علاماتِ فعل:

فعل کی گیارہ علامات ہیں۔ جیسے :

(۱) شروع میں قَدْ کا ہونا جیسے : قَدْ ضَرَبَ

(۲) شروع میں سِیْن کا ہونا جیسے : سَیَضْرِبُ

(۳) شروع میں سَوْفَ کا ہونا جیسے : سَوْفَ یَضْرِبُ

(۴) شروع میں حرفِ جزم کا ہونا جیسے : لَمْ یَضْرِبْ

(۵) آخر میں ضمیرِ مرفوع متصل کا ملنا جیسے : ضَرَبْتُ، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ

(۶) آخر میں تاءِ تانیثِ ساکنہ کا ہونا جیسے : ضَرَبَتْ

(۷) امر ہونا جیسے : اِضْرِبْ

(۸) نہی ہونا جیسے : لَا تَضْرِبْ

(۹) ماضی مضارع کی طرف گردان ہونا جیسے : ضَرَبَ، یَضْرِبُ

(۱۰) آخر میں نونِ تاکیدِ ثقیلہ کا ہونا جیسے : لَیَضْرِبَنَّ

www.waseemziyai.com

(۱۱) آخر میں نونِ تاکیدِ خفیفہ کا ہونا جیسے : لَيَضْرِبَنْ

حرف کی علامات:

حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی علامت اس میں نہ ہو۔ جیسے : مِنْ، فِيْ، اِلیٰ۔

نوٹ : اسم و فعل کی علامات ثبوتی ہیں اور حرف کی علامت سلبی ہے۔

جملہ کلماتِ عرب

تمام کلماتِ عرب دو قسم پر ہے۔ (۱) مُعْرَب (۲) مَبْنِی

مُعْرَب:

وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔

تنبیہ: مندرجہ بالا معرب کی تعریف نہیں بلکہ معرب کا حکم ہے۔

جیسے : جَآءَنِيْ زَيْدٌ (میرے پاس زید آیا)

رَاَيْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو دیکھا)

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے قریب سے گذرا)

مذکورہ مثالوں میں زید کے اعراب میں عامل کے بدلنے کی بناپر تبدیلی آئی ہے۔

مَبْنِی:

وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔

www.waseemziyai.com

تنبیہ: مندرجہ بالا مبنی کی تعریف نہیں بلکہ مبنی کا حکم ہے۔

جیسے: جَآءَنِیْ هٰذَا (یہ میرے پاس آیا)

رَاَیْتُ هٰذَا (میں نے اِس کو دیکھا)

مَرَرْتُ بِهٰذَا (میں اِس کے قریب سے گذرا)

مذکورہ مثالوں میں ھذا کے اعراب میں عامل کے بدلنے کی بناپر تبدیلی نہیں آئی۔

نوٹ: عامل وہ ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلے۔ جیسے: مذکورہ مثالوں میں جَاءَ، رَاَیْتُ اور "بِ" عامل ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے زید کا آخر بدلا۔

مَبْنِی کی اقسام:

مبنی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مَبْنِیُّ الْاَصل (۲) اسم غیرِ مُتَمَکِّن

(۳) فعلِ مضارع کے بعض صیغے

(۴) اسم مُتَمَکِّن جب ترکیب میں واقع نہ ہو۔

مُعْرَب کی اقسام:

مُعْرَب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسمِ مُتَمَکِّن جب ترکیب میں واقع ہو۔

(۲) فعلِ مضارع کے بعض صیغے۔

نوٹ: کلامِ عرب میں مذکورہ دو قسمیں ہی مُعْرَب ہیں۔

مَبْنِیُّ الْاَصل:

مَبْنِیُّ الْاَصل تین چیزیں ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۱) فعلِ ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمامِ حروف

نوٹ: مَبْنِیُّ الْاَصل وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو کسی دوسرے سے مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّنْ:

وہ اسم ہے جو مَبْنِیُّ الْاَصل سے مشابہت رکھے اس کو مبنی بھی کہا جاتا ہے۔

جیسے: اسمِ ضمیر، اسمِ اشارہ وغیرہ

اسمِ مُتَمَکِّنْ:

وہ اسم ہے جو مَبْنِیُّ الْاَصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھے اسکو اسمِ معرب بھی کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ، مَسْجِدٌ وغیرہ۔

معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے فعلِ مضارع اور وہ فعلِ مضارع جو نونِ تاکید کے ساتھ ہوں:

فعلِ مضارع دو حال سے خالی نہیں نونِ تاکید سے خالی ہوگا یا نونِ تاکید کے ساتھ ہوگا اگر خالی ہے تو صرف دو صیغے مبنی ہیں۔ یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ باقی معرب، اور اگر نونِ تاکید کے ساتھ ہوگا تو نونِ اعرابی والے سات (۷) صیغے معرب ہونگے، باقی سب مبنی ہونگے۔

فعلِ مضارع نون تاکید کے بغیر		فعلِ مضارع نونِ تاکید کے ساتھ	
یَفْعَلُ	معرب	لَیَفْعَلَنَّ	مبنی
یَفْعَلَانِ	معرب	لَیَفْعَلَانِّ	معرب

www.waseemziyai.com

يَفْعَلُوْنَ	معرب	لَيَفْعَلُنَّ	معرب
تَفْعَلُ	معرب	لَتَفْعَلَنَّ	مبنی
تَفْعَلَانِ	معرب	لَتَفْعَلَانِّ	معرب
يَفْعَلْنَ	مبنی	لَيَفْعَلْنَانِّ	مبنی
تَفْعَلُ	معرب	لَتَفْعَلَنَّ	مبنی
تَفْعَلَانِ	معرب	لَتَفْعَلَانِّ	معرب
تَفْعَلُوْنَ	معرب	لَتَفْعَلُنَّ	معرب
تَفْعَلِيْنَ	معرب	لَتَفْعَلِنَّ	معرب
تَفْعَلَانِ	معرب	لَتَفْعَلَانِّ	معرب
تَفْعَلْنَ	مبنی	لَتَفْعَلْنَانِّ	مبنی
اَفْعَلُ	معرب	لَاَفْعَلَنَّ	مبنی
نَفْعَلُ	معرب	لَنَفْعَلَنَّ	مبنی

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی اقسام

اسم غیرِ متمکن کی آٹھ (۸) قسمیں ہیں۔

(۱) اسماءِ مُضْمَرات (۲) اسماءِ اشارات (۳) اسماءِ موصولہ (۴) اسماء افعال

(۵) اسماءِ اصوات (۶) اسماءِ ظروف (۷) اسماءِ کنایات (۸) مرکب بنائی

www.waseemziyai.com

(۱)اسماءِ مُضْمَرَات:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی پہلی قسم اَسماءِ مُضْمَرَات ہے۔ مُضْمَرَات مُضْمَر کی جمع ہے مُضْمَر کو ضمیر بھی کہتے ہیں۔ ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں، جو متکلم، مخاطب، یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

متکلم کی مثال جیسے: اَنَا (میں) مخاطب کی مثال جیسے: اَنْتَ (تو)۔ غائب کی مثال جیسے: هُوَ (وہ) بات کرنے والے کو متکلم جس سے بات کی جائے اُسے مخاطب اور جس کے متعلق بات کی جائے اُسے غائب کہتے ہیں۔

جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو اُسے مرجع اور جو ضمیر اس کی طرف لوٹ رہی ہو اُسے راجع کہتے ہیں۔ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ۔ مذکورہ مثال میں زید مرجع ہے اور ضَرَبَ کے اندر هُوَ ضمیر راجع ہے۔

زَیْدٌ ضَرَبَ کی ترکیب: زَیْدٌ مبتدا، ضَرَبَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں هُوَ کی ضمیر فاعل راجع بسوئے مبتدا، ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاعل کی اقسام:

فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسمِ ظاہر (۲) اسمِ ضمیر

اسمِ ظاہر: اسم ظاہر وہ اسم ہے جو ضمیر نہ ہو یعنی ضمیر کے علاوہ جتنے بھی اسماء ہیں سب اسمِ ظاہر ہیں۔

www.waseemziyai.com

نوٹ: ضمیر کا اعراب مَحَلِّی ہوتا ہے یعنی جس جگہ وہ واقع ہے اُس جگہ اگر اسمِ معرب ہوتا تواُس پر اعراب بھی آجاتا۔

اسمِ ضمیر: اسمِ ضمیر کی تعریف گزر چکی ہے۔

ضمیر کی اقسام:

ضمیر کی پانچ (۵) قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیرِ مرفوع متصل (۲) ضمیرِ مرفوع منفصل

(۳) ضمیرِ منصوب متصل (۴) ضمیرِ منصوب منفصل

(۵) ضمیرِ مجرور متصل

وجۂ حصر: ضمیر تین حال سے خالی نہیں اگر حالت رفع میں ہے تو مرفوع، اگر حالت نصب میں ہے تو منصوب اور اگر حالت جر میں ہے تو مجرور، اگر عامل سے ملی ہوئی ہے تو متصل ورنہ منفصل۔

ضمیرِ مرفوع متصل:

وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ (۱۴) ہیں۔

ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا
ضَرَبْتُنَّ	ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ

www.waseemziyai.com

ضمیرِ مرفوع منفصل:

وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ (۱۴) ہیں۔

اَنَا	نَحْنُ	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ	اَنْتِ	اَنْتُمَا
اَنْتُنَّ	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ

ضمیرِ منصوب متصل:

وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ (۱۴) ہیں۔

ضَرَبَنِيْ	ضَرَبَنَا	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا
ضَرَبَكُنَّ	ضَرَبَهٗ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ

ضمیرِ منصوب منفصل:

وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ (۱۴) ہیں۔

اِيَّایَ	اِيَّانَا	اِيَّاكَ	اِيَّاكُمَا	اِيَّاكُمْ	اِيَّاكِ	اِيَّاكُمَا
اِيَّاكُنَّ	اِيَّاهُ	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُمْ	اِيَّاهَا	اِيَّاهُمَا	اِيَّاهُنَّ

سورہ فاتحہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں اِيَّاكَ ضمیرِ منصوب منفصل ہے۔

www.waseemziyai.com

اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی ترکیب: اِیَّاكَ ضمیر منصوب منفصل مفعولِ بہ مقدم، نَعْبُدُ اِثبات فعلِ مضارع معروف صیغہ جمع متکلم اِس میں نَحْنُ ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظًا و معنیً انشائیہ ہوا۔

ضمیرِ مجرور متصل:

وہ ضمیر ہے جو حالتِ جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ (۱۴) ہیں۔اس کی دو صورتیں ہیں، ضمیر حرفِ جر کی مجرور بنے یا مضاف الیہ

ضمیر حرفِ جر کے بعد:

لِیْ	لَنَا	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا
لَكُنَّ	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ

ضمیر مضاف الیہ:

كِتَابِیْ	كِتَابُنَا	كَتَابُكَ	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكِ	كِتَابُكُمَا
كِتَابُكُنَّ	كِتَابُهٗ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُنَّ

تنبیہ: ضمیرِ مجرور صرف متصل ہوتی ہے اس لئے پانچ قسمیں ہیں، اور کل ضمائر ستر (۷۰) ہیں۔

www.waseemziyai.com

ضمیرِ مرفوع متصل کی اقسام:

دو قسمیں ہیں۔ (۱) ضمیرِ بَارِز (۲) ضمیرِ مُسْتَتِر

(۱) ضمیرِ بارز: ضمیرِ بارز وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیرِ بارز ہے۔

(۲) ضمیرِ مُسْتَتِر: ضمیرِ مستتر وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے: ضَرَبَ میں هُوَ ضمیرِ مستتر ہے۔

فعلِ ماضی میں ضمائر بارزہ ومستترہ:

فَعَلَ ⟵ میں "هُوَ" ضمیرِ مستتر ہے۔

فَعَلَا ⟵ میں الف "ا" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلُوْا ⟵ میں واؤ "و" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلَتْ ⟵ میں "هِيَ" ضمیرِ مستتر ہے۔

فَعَلَتَا ⟵ میں الف "ا" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْنَ ⟵ میں "نَ" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْتَ ⟵ میں "تَ" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْتُمَا ⟵ میں "تُمَا" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْتُمْ ⟵ میں "تُمْ" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْتِ ⟵ میں "تِ" ضمیرِ بارز ہے۔

www.waseemziyai.com

فَعَلْتُمَا ⟵ میں "تُمَا" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْتُنَّ ⟵ میں "تُنَّ" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْتُ ⟵ میں "تُ" ضمیرِ بارز ہے۔

فَعَلْنَا ⟵ میں "نَا" ضمیرِ بارز ہے۔

ماضی کے کچھ صیغوں کی تراکیب

ضَرَبَ کی ترکیب: ضَرَبَ اِثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں ھُوَ کی ضمیرِ مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے فلاں فاعل محلًا مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبَا کی ترکیب: ضَرَبَا اِثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، "ا" (الف) ضمیرِ مرفوع متصل بارز راجع بسوئے فُلاں فاعل، محلًا مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مزید تراکیب

مَنْ رَّبُّکَ کی ترکیب: مَنْ اِسمِ استفہام مبتدا، رَبُّ مضاف، كَ ضمیرِ مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکبِ اضافی ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ کی ترکیب : اَنَا ضمیرِ مرفوع منفصل، مبتدا، عَبْدُ مضاف، الرَّحْمٰن مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَادِیْنُکَ کی ترکیب: مَا اسمِ استفہام مبتدا، دِیْنُ مضاف، كَ ضمیرِ مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

فعلِ مُضارع میں ضمائربارزہ ومستترہ:

یَفْعَلُ ⟵ میں " هُوَ " ضمیرِ مستتر ہے۔

یَفْعَلَانِ ⟵ میں (الف) " ا " ضمیرِ بارز ہے۔

یَفْعَلُوْنَ ⟵ میں (واؤ) " و " ضمیرِ بارز ہے۔

تَفْعَلُ ⟵ میں " هِیَ " ضمیرِ مستتر ہے۔

تَفْعَلَانِ ⟵ میں (الف) " ا " ضمیرِ بارز ہے۔

یَفْعَلْنَ ⟵ میں " نَ " ضمیرِ بارز ہے۔

تَفْعَلُ ⟵ میں " اَنْتَ " ضمیرِ مستتر ہے۔

تَفْعَلَانِ ⟵ میں (الف) " ا " ضمیرِ بارز ہے۔

تَفْعَلُوْنَ ⟵ میں (واؤ) " و " ضمیرِ بارز ہے۔

تَفْعَلِیْنَ ⟵ میں " ی " ضمیرِ بارز ہے۔

www.waseemziyai.com

تَفْعَلَانِ ⟵ میں (الف) " ا " ضمیرِ بارز ہے۔

تَفْعَلْنَ ⟵ میں " نَ " ضمیرِ بارز ہے۔

اَفْعَلُ ⟵ میں " اَنَا " ضمیرِ مستتر ہے۔

نَفْعَلُ ⟵ میں " نَحْنُ " ضمیرِ مستتر ہے۔

مضارع کے کچھ صیغوں کی تراکیب

یَفْعَلُ کی ترکیب: یَفْعَلُ اثبات فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں " هُوَ " ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے فلاں فاعل محلًا مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یَفْعَلَانِ کی ترکیب: یَفْعَلَانِ اِثبات فعلِ مضارع معروف صیغہ تثنیہ مذکر غائب، اس میں " ا " (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز راجع بسوئے فلاں فاعل محلًا مرفوع، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضمیرِ مرفوع متصل مُسْتَتِر کی اقسام:

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) واجب الاِسْتِتَار (۲) جائز الاِسْتِتَار

واجب الاِسْتِتَار کی تعریف وصیغے: وہ ضمیرِ مرفوع متصل مستتر ہے جو فعل میں ہمیشہ پوشیدہ ہو، جس کا فاعل کبھی بھی اسمِ ظاہر نہ ہوگا۔ فعلِ ماضی میں ایک بھی صیغہ نہیں ہے جبکہ فعلِ مضارع میں تین صیغے ہیں۔ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم و جمع متکلم۔ (تَفْعَلُ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ)

www.waseemziyai.com

تنبیہ: معلوم ہوا تَفْعَلُ اَنْتَ میں اَنْتَ فاعل نہیں بلکہ تاکید ہے کیونکہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر واجب الاِسْتِتَار ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مستتر ہوتی ہے۔

جائز الاِسْتِتَار کی تعریف وصیغے: وہ ضمیرِ مرفوع متصل مستتر ہے جو فعل میں وقتی طور پر پوشیدہ ہو، یعنی اُس کا فاعل اسمِ ظاہر ہو سکتا ہے۔ فعلِ ماضی میں دو صیغے ہیں۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب (فَعَلَ، فَعَلَتْ) اور فعل مضارع میں بھی یہی دو صیغے ہیں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ)، یعنی ماضی اور مضارع میں کُل چار صیغے ہیں۔

ضمیرِ شان وقصّہ:

اگر جملے سے پہلے ضمیر بغیر مرجع کے ہو اور بعد والا جملہ اُس ضمیر کی وضاحت کرے تو اگر وہ مذکر کی ضمیر ہے تو اس کو ضمیرِ شان اور اگر مؤنث کی ہے تو ضمیرِ قصّہ کہتے ہیں۔

ضمیرِ شان کی مثال:۔ اِنَّهٗ زَیْدٌ قَائِمٌ۔

ضمیرِ قصّہ کی مثال:۔ اِنَّهَا زَیْنَبُ قَائِمَةٌ۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں هُوَ ضمیرِ شان ہے۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

مُضمَرات

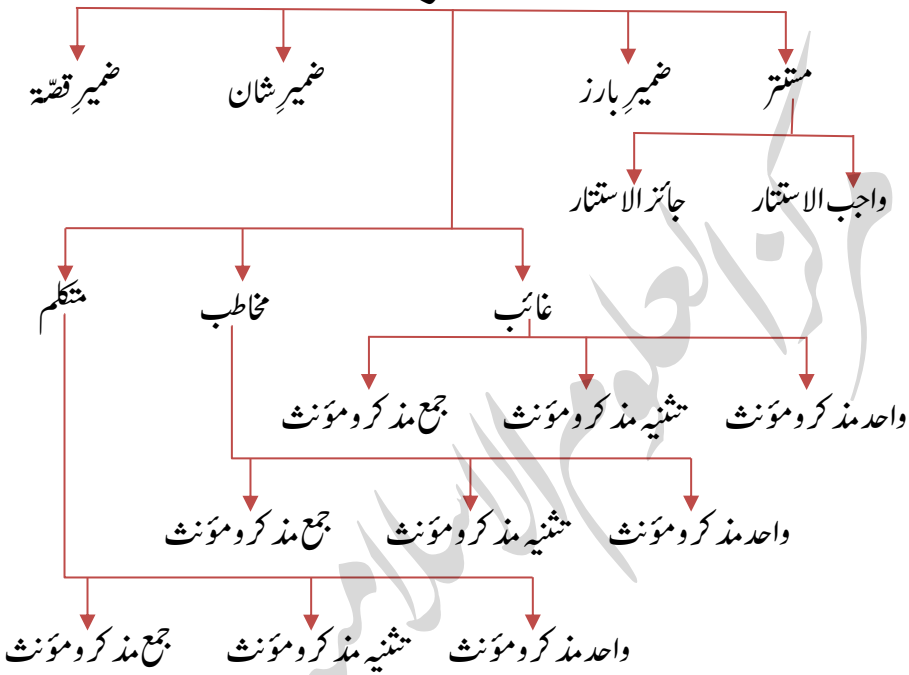

www.waseemziyai.com

(۲)اَسماءِ اشارات:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی دوسری قسم اسماءِ اشارات ہے اور اشارات ،اشارہ کی جمع ہے۔

اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعے کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اشارہ کرنے والے کو مُشِیر کہتے ہیں، جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مُشَارٌ اِلَیْہ کہتے ہیں۔ جس لفظ سے اشارہ کیا جائے اُس کو اسم اشارہ کہتے ہیں۔ اور جس کے لئے

اشارہ کیا جائے اُس کو مُشَارٌ لَّہٗ اور مخاطب کہتے ہیں۔ جیسے : زَیْد کا قلم گم ہو گیا۔ بکر کو قلم نظر آ گیا تو بکر نے زید کو قلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ھٰذَا قَلَمٌ مذکورہ مثال میں بکر مُشِیْر ، قلم مُشَارٌ اِلَیْہ ، ھٰذَا اسم اشارہ اور زید مُشَارٌ لَّہٗ اور مخاطب ہے۔ ذٰلِكَ میں كَ حرفِ خطاب ہے، جو مُشَارٌ لَّہٗ اور مخاطب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اسماءِ اشارہ کی تعداد: اسماءِ اشارہ گیارہ (۱۱) ہیں۔ (۱) ذَا (۲) ذَانِ/ذَیْنِ (۳) تَا (۴) تِیْ (۵) تِہٖ (۶) ذِہٖ (۷) ذِھِی (۸) تِھِی (۹) تَانِ / تَیْنِ (۱۰) اُولَاءِ بمد (۱۱) اُولٰی بقصر۔

اسم اشارہ	صیغہ	معنی
ذَا	واحد مذکر	یہ ایک مرد
ذَانِ/ذَیْنِ	تثنیہ مذکر	یہ دو مرد
تَا،تِیْ،تِہٖ،تِھِی،ذِہٖ،ذِھِیْ	واحد مؤنث	یہ ایک عورت
تَانِ / تَیْنِ	تثنیہ مؤنث	یہ دو عورتیں
اُولَاءِ (بمد)	جمع مذکر و مؤنث	یہ سب مرد یا سب عورتیں
اُولٰی (بقصر)	جمع مذکر و مؤنث	یہ سب مرد یا سب عورتیں

اگر اسمِ اشارہ مشارالیہ قریب کے لیئے استعمال کیا جائے تو اسمِ اشارہ کے شروع میں "ھَا" تنبیہ کا لاتے ہیں۔ جیسے : ذَا سے ھٰذَا۔

مذکورہ مثال میں پہلے ھائے تنبیہ جو کہ حرف ہے بعد میں ذا اسم اشارہ ہے۔

www.waseemziyai.com

اگر اسمِ اشارہ مشارالیہ دور کے لئے استعمال کیا جائے تو اسمِ اشارہ کے بعد حرفِ لام بُعد کے لئے لاتے ہیں پھر "کاف" خطاب کیلئے لایا جاتا ہے۔ کاف کو حرف خطاب کہا جائے گا۔ جیسے: ذَالِكَ میں ذَا اسمِ اشارہ لام حرفِ بُعد اور كَ حرفِ خطاب ہے۔ تِلْكَ اصل میں تَالِكَ تھا۔

حروفِ خطاب: حروف خطاب چھ (٦) ہیں۔ كَ ، كُمَا ، كُمْ ، كِ ، كُمَا ، كُنَّ۔

هٰذَا قَلَمٌ کی ترکیب: هٰذَا اسمِ اشارہ مبتدا قَلَمٌ مُشَارٌ اِلَيْهِ اس کی خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اسماءِ موصولات:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی تیسری قسم اسماءِ موصولات ہے۔ موصولات موصولۃٌ کی جمع ہے۔

اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملہ کا کامل جزء نہ بن سکے۔ کامل جزء سے مراد مبتدا، خبر، فاعل، مفعول اور صفت وغیرہ ہے۔ اسمِ موصول کا اردو زبان میں ترجمہ جو اور جس سے ہوتا ہے۔

صلہ کی تعریف: صلہ وہ جملہ خبریہ ہے جو موصول کے بعد مذکور ہو اور جس میں ایک ضمیر عائد ہو گی جو اسمِ موصول کی طرف لوٹے گی۔ جیسے: جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَكَ۔ مذکورہ مثال میں اَلَّذِیْ اسم موصول ہے ضرب میں هُوَ ضمیر عائد جو اَلَّذِیْ اسمِ موصول کی طرف لوٹ رہی ہے۔

www.waseemziyai.com

جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ کی ترکیب: جَاءَ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، الَّذِیْ اسمِ موصول،ضَرَبَ اِثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مُستتر فاعل، محلًا مرفوع، کَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہٖ، فعل اپنے فاعل ومفعول بہٖ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر جَاءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ کی ترکیب: جَاءَ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، الَّذِیْ اسمِ موصول، اَبُوْ مضاف، ہٗ ضمیرِ مجرور متصل محلًا مجرور راجع بسوئے اسمِ موصول مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکب اضافی ہو کر مبتدا، عَالِمٌ اِسمِ فاعل اِس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر محلًا مرفوع راجع بسوئے مبتدا، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر جَاءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسماءِ موصولہ کی تعداد: اسماءِ موصولہ یہ ہیں۔

الَّذِیْ	واحد مذکر
الَّذَانِ، الَّذَیْنِ	تثنیہ مذکر
الَّذِیْنَ	جمع مذکر

www.waseemziyai.com

الَّتِیْ	واحد مؤنث
اللَّتَانِ، اللَّتَیْنِ	تثنیہ مؤنث
اللَّاتِی، اللَّوَاتِی	جمع مؤنث
مَنْ	واحد، تثنیہ، جمع (مذکر و مؤنث ذوی العقول کے لئے)
مَا	واحد، تثنیہ، جمع (مذکر و مؤنث غیر ذوی العقول کے لئے)
اَیٌّ	واحد مذکر
اَیَّۃٌ	واحد مؤنث

وہ الف لام جو اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول پر داخل ہو۔ اور ذو لغت بنی طے میں الّذی کے معنی میں ہے۔

نوٹ: الف و لام جب اسمِ فاعل واسم مفعول میں داخل ہوں تو وہ اسمِ موصول کہلائے گا۔ جیسے: الضَّارِبُ جو "الَّذِیْ ضَرَبَ" (جس نے مارا) کے معنی میں ہے اور المَضْرُوْبُ جو "الَّذِیْ ضُرِبَ" (جس کو مارا گیا) کے معنی میں ہے۔

ذُو صرف ایک لغت میں اَلَّذِی کے معنی میں ہے۔ جیسے: جَآءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ (وہ میرے پاس آیا جس نے تجھ کو مارا) مذکورہ مثال میں ذو، الّذی کے معنی میں ہے۔

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کا استعمال: کل چار صورتیں ہیں۔

(۱) مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور ہو۔ جیسے: اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ

www.waseemziyai.com

(۲) مضاف نہ اور صدرِ صلہ مذکور ہو۔ جیسے: اَیُّ ھُوَ قَائِمٌ

(۳) مضاف نہ اور صدرِ صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے: اَیُّ قَائِمٌ

(۴) مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے: اَیُّھُمْ قَائِمٌ

ان چار صورتوں میں سے صرف آخری والی صورت مبنی ہے، باقی تین صورتیں معرب ہیں۔

(۴)اسماءِ اَفعال:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی چوتھی قسم اسماء افعال ہے۔

اسمِ فعل وہ کلمہ ہے جو اصل کے اعتبار سے اسم ہو لیکن بعد میں فعل کے معنی میں استعمال ہونے لگے۔ اسمِ فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بمعنی امر حاضر (۲) بمعنی فعل ماضی

بمعنی امر حاضر: وہ اسمِ فعل ہے جو امر حاضر کے معنی میں ہو۔ جیسے: بَلْہَ (چھوڑ دے) حَیَّھَلْ (آؤ) ھَلُمَّ (آؤ) رُوَیْدَ (مہلت دے)۔

بمعنی فعل ماضی: وہ اسمِ فعل ہے جو فعل ماضی کے معنی میں ہو۔ جیسے: ھَیْھَاتَ (وہ دور ہوا) شَتَّانَ (وہ جُدا ہوا) سَرعَانَ (اس نے جلدی کی)۔

حَیَّھَلِ الصَّلٰوۃَ (نماز کی طرف آؤ) **کی ترکیب:** حَیَّھَلْ اسمِ فعل بمعنی امر حاضر اِس میں اَنْتَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اَلصَّلٰوۃ مفعول بہٖ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

(۵)اسماءِ اَصوات:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی پانچویں قسم اسماءِ اصوات ہے۔ اَصوات صوت کی جمع ہے۔

اسمِ صوت وہ کلمہ ہے جو طبعی عارضے کی وجہ سے انسان کی زبان سے جاری ہو یا اُسکے ذریعہ کسی آواز کی نقل کی جائے یا اُس کے ذریعہ کسی جانور کو آواز دی جائے۔

تعریف کا خلاصہ یہ ہے کہ اسماءِ اَصوات کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) طبعی عارضے والی ۔ جیسے: اُحْ اُحْ کی آواز، یہ آواز کھانسی کے وقت نکلتی ہے۔ اُفْ یہ وہ آواز ہے جو درد کے وقت نکلتی ہے۔ بَخٍّ بَخٍّ یہ آواز خوشی کے وقت نکلتی ہے۔

(۲) آواز کی نقل۔ جیسے: غَاقَ یہ کوّے کی آواز کی نقل ہے۔

(۳) کسی جانور کو آواز دینا۔ جیسے: نَخٍّ یہ آواز اونٹ کو بٹھانے کے لئے دی جاتی ہے۔

(۶)اسماءِ ظُرُوف:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی چھٹی قسم ہے۔ ظُرُوف ظَرف کی جمع ہے۔

اسمِ ظرف وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ والے معنی پر دلالت کرے اگر وقت والے معنی پر دلالت کرے تو ظرفِ زماں اور اگر جگہ والے معنی پر دلالت کرے تو ظرفِ مکاں کہلائے گا۔

ظرفِ زمان کے کلمات: (۱)اِذْ (۲)اِذَا (۳)مَتٰی (۴)کَیْفَ (۵)اَیَّانَ (۶)اَمْسِ (۷)مُذْ (۸)مُنْذُ (۹)قَطُّ (۱۰)عَوْضُ (۱۱)قَبْلُ (۱۲)بَعْدُ

www.waseemziyai.com

اِذْ: بمعنی جب۔ یہ زمانہ ماضی کے لئے آتا ہے۔ جیسے: قَدِمَ زَيْدٌ اِذْ عَمْرٌو نَائِمٌ (زید آیا جبکہ عَمر سو رہا تھا)

اِذَا: بمعنی جب۔ یہ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اٰتِيْكَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ (میں تیرے پاس آؤں گا جب سورج طلوع ہوگا)

مَتٰی: بمعنی کب۔ یہ زمانے کے متعلق سوال کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَتٰی السَّاعَةُ (قیامت کب آئے گی)

کَیْفَ: بمعنی کیسا، کیسے۔ یہ حالت معلوم کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: کَیْفَ اَنْتَ (تو کیسا ہے)

اَیَّانَ: بمعنی کب۔ یہ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ (جزا کا دن کب ہوگا)

اَمْسِ: بمعنی گزشتہ کل۔ جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ أَمْسِ (زید گزشتہ کل گیا)

مُذْ وَمُنْذُ: یہ دونوں فعلِ مقدم کی مدّت کی ابتداء بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے: مَارَأَيْتُهٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ (میرے اُس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کا دن ہے) اور تمامِ مدّت بیان کرنے کے لئے بھی آتے ہیں۔ جیسے: مَارَأَيْتُهٗ مُذْ اَوْ مُنْذُ يَوْمَانِ (میرے اُس کو نہ دیکھنے کی تمامِ مدّت دو دن ہے)

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، یعنی ماضی منفی کے زمانے کو گھیرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَارَأَيْتُهٗ قَطُّ (میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا)

www.waseemziyai.com

عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے، یعنی مستقبل منفی کے زمانے کو گھیرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: لَاأَرَاهُ عَوْضُ (میں اُسے کبھی نہیں دیکھوں گا)

قَبْلُ وبَعْدُ: قَبْلُ بمعنی پہلے، بَعْدُ بمعنی بعد میں۔

نوٹ: عَوْضُ، قَبْلُ وبَعْدُ ان کی تین صورتیں بنتی ہیں، دو صورتوں میں معرب اور ایک صورت میں مبنی۔

مبنی والی صورت: جب یہ تینوں مضاف ہوں اور اِن کا مضاف الیہ محذوفِ منوی ہو یعنی لفظوں میں مذکور نہ ہو اور نیّت میں موجود ہو، تو یہ مبنی پر ضم ہونگے۔ جیسے عموماً کتابوں کی ابتداء میں آتا ہے اَمَّابَعْدُ اصل میں عبارت یوں ہوتی ہے بَعْدَ التَّسْمِيَّةِ وَالْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ اس جگہ مضاف الیہ لفظوں میں محذوف لیکن نیّت میں موجود ہے۔

ظَرفِ مکان کے کلمات: (۱) حَيْثُ (۲) قُدَّامُ (۳) تَحْتَ (۴) فَوْقُ

حَيْثُ: بمعنی جس جگہ۔ اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ (تو بیٹھ جس جگہ زید بیٹھا ہے)

قُدَّامُ وتَحْتَ وفَوْقُ: قدام بمعنی آگے، تحت بمعنی نیچے، فوق بمعنی اوپر۔

نوٹ: مذکورہ چاروں کلمات مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوفِ منوی ہو یعنی لفظوں میں مذکور نہ ہو لیکن نیت میں موجود ہو، تو مبنی پر ضم ہونگے۔

(۷) اسماء کنایات:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی ساتویں قسم اسماء کنایات ہیں۔ کنایات کنایہ کی جمع ہے۔

www.waseemziyai.com

اسمِ کنایہ وہ اسم ہے جو مُبْہَمْ بات یا مُبْہَمْ عدد پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کنایہ از حدیث (۲) کنایہ از عدد

کنایہ از حدیث: اس کے لیے کلام عرب میں دو لفظ ہیں۔ (۱) کَیْتَ (۲) ذَیْتَ

جیسے: سَمِعْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ۔ (میں نے ایسا ویسا سنا)

قُلْتُ ذَیْتَ وذَیْتَ۔ (میں نے ایسا ویسا کہا)

کنایہ از عدد: اس کے لیے بھی دو لفظ ہیں۔ (۱) کَمْ (۲) کَذَا۔ کَمْ اگر استفہامیہ ہو تو اس کے معنی ”کتنا“ کے ہیں۔ جیسے: کَمْ ضَیْفًا عِنْدَكَ۔ (آپ کے پاس کتنے مہمان ہیں) اور اگر کَمْ خبریہ ہو تو اس کے معنی ” بہت سے“ کے ہیں۔ جیسے: کَمْ ضَیْفٍ عِنْدِیْ۔ (میرے پاس بہت سے مہمان ہیں)۔ کَذَا کے معنی ” اتنا“ ہیں۔ جیسے: کَذَا دِرْهَمًا عِنْدِیْ۔ (میرے پاس اتنے درہم ہیں)۔

(۸) مرکب بِنائی:

اسمِ غیرِ مُتَمَکِّن کی آٹھویں قسم مرکب بِنائی ہیں۔ تفصیل صفحہ نمبر ۲۰،۲۱ پر گزر چکی ہے۔

اِسم کی اقسام باعتبار عُمُوْم و خُصُوْص

دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم معرفہ (۲) اسم نکرہ

www.waseemziyai.com

اِسمِ معرفہ:

اسم معرفہ وہ اسم ہے جو معیّن چیز پر دلالت کرے۔ جیسے: فَاطِمَۃُ

اِسمِ نکرہ:

اسم نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معیّن چیز پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ (مرد)

معرفہ کی اَقسام: سات قسمیں ہیں۔

(۱) مُضْمَرَات جیسے: اَنَا (۲) اَعْلام جیسے: زَیْدٌ

(۳) اسماءِ اشارات جیسے: ذَا (۴) اسماءِ موصولہ جیسے: الَّذِیْ

(۵) معرفہ باالالف ولام (مُعَرَّف باالام) جیسے: الرَّجُلُ

(۶) معرفہ بنداء جیسے: یَااِمْرَاَۃُ (۷) مضاف الی المعرفہ وہ اسم ہے جو پہلی پانچ قسموں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو جیسے: غُلَامُہٗ (اُس کا غلام) غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) غُلَامُ ھٰذَا (اِس کا غلام) غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ (اُس کا غلام جو میرے پاس ہے) غُلَامُ الرَّجُلُ (مخصوص مرد کا غلام)

نوٹ: اسماءِ اشارات واسماءِ موصولات کو مُبْہَمَات بھی کہتے ہیں۔

اَعْلام کی تعریف: اَعلام عَلَم کی جمع ہے عَلَم وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو۔ جیسے: فاطمہ، کراچی، نحوِ میر۔

نوٹ: کلام عرب میں اسمِ نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے "الف لام" لگاتے ہیں۔ جیسے: رَجُلٌ (کوئی مرد) الرَّجُلُ (مخصوص مرد)

www.waseemziyai.com

اسم کی اَقسام باعتبارِ جنس

دو قسمیں ہیں۔(۱) مذکر (۲) مؤنث۔

(۱) مذکر:

وہ اسم ہے جس میں کوئی علامت تانیث نہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ۔

(۲) مؤنث:

وہ اسم ہے جس میں کوئی علامت تانیث ہو۔ جیسے: اِمْرَاَۃٌ۔

علامتِ تانیث چار ہیں۔

(۱) تاءِ مُدَوَّرَہ یعنی گول ۃ جو حالتِ وقف میں "ہ" پڑھی جاتی ہے۔ جیسے: فَاطِمَۃُ۔

(۲) الفِ مقصورہ۔ جیسے: حُبْلٰی (حاملہ عورت)

(۳) الفِ مَمْدُودَہ۔ جیسے: حَمْرَاءُ (سرخ عورت)

(۴) تاءِ مُقَدَّرَہ۔ جیسے: اَرْضٌ کے دراصل اَرْضَۃٌ تھا اسکی دلیل یہ ہے کہ اسکی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور تصغیر اسماء کو ان کی اصل کی طرف لے جاتی ہے۔

ابتدائی تین قسمیں قیاسی اور چوتھی قسم مؤنثِ سماعی اور مؤنثِ معنوی کہلاتی ہے۔

نوٹ: الفِ مقصورہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔ جیسے: حُبْلٰی اور الف ممدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو۔ جیسے: حَمْرَاءُ

www.waseemziyai.com

نقشہ

اسم کی اَقسام باعتبار جنس

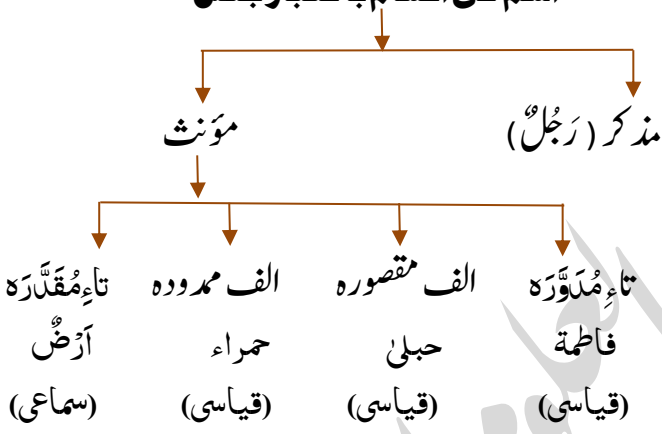

مؤنث کی اَقسام باعتبار ذات

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مؤنثِ حقیقی (۲) مؤنثِ لفظی

مؤنث حقیقی:

وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر ہو۔ جیسے: اِمْرَۃٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ ہے اور نَاقَۃٌ (اونٹنی) کہ اس کے مقابلہ میں جَمَلٌ (اونٹ) مذکر ہے۔

مؤنث لفظی:

وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں کوئی حیوان مذکر نہ ہو۔ جیسے: ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) قُوَّۃٌ (طاقت)

تنبیہ: ✡ خَدٌّ (رخسار) اور حَاجِبٌ (اَبرو) کے علاوہ جسم کے تمام جفت ظاہری اعضاء مؤنثِ سماعی ہے۔ جیسے: اُذُنٌ (کان)، عَیْنٌ (آنکھ)، رِجْلٌ (ٹانگ) وغیرہ۔

www.waseemziyai.com

✡ جہنم کے تمام نام مؤنثِ سماعی ہیں۔ جیسے: جھنم ،سَقَر،سَعِیْر وغیرہ۔

✡ عورتوں کے تمام نام اور اُن کی مخصوص صفات کے نام مؤنثِ سماعی ہیں۔ جیسے: زَیْنَب،حَامِل،حَائِض وغیرہ۔

✡ ہواکے تمام نام مؤنثِ سماعی ہیں جیسے: رِیْحٌ وغیرہ۔

اسم کی اَقسام باعتبار تعداد

تین قسمیں ہیں۔ (۱) واحد (۲) مُثَنّٰی (۳) مجموع

واحد: وہ اسم ہیں جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ۔

مُثَنّٰی: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔ اس سبب سے کہ اُس کے واحد میں الف اور نونِ مکسور یا یاء ما قبل مفتوح اور نونِ مکسورہ لگا ہوا ہو۔ جیسے: رَجُلَانِ،رَجُلَیْنِ۔

نوٹ: نونِ تثنیہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ اور مُثَنّٰی کو تثنیہ بھی کہا جاتا ہے۔

مَجْمُوْع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے،اِس سبب سے کہ اس کے واحد میں کوئی لفظی یا تقدیری تغیّر کیا گیا ہو۔

تغیرِ لفظی کی مثال: رِجَالٌ،رَجُلٌ کی جمع۔ تغیر لفظی والی جمع کو جمع لفظی کہتے ہیں۔

تغیرِ تقدیری کی مثال: فُلْكٌ،فُلْكٌ کی جمع۔ واحد بروزن قُفْلٌ جمع بروزن اُسُدٌ ہے۔

نوٹ: تغیرِ لفظی والی جمع کو جمع لفظی اور تغیرِ تقدیری والی جمع کو جمع معنوی کہتے ہیں۔

مذکورہ تعریفات سے واضح ہوا تثنیہ کے لئے تین شرائط ہیں اگر ایک بھی شرط فوت

www.waseemziyai.com

ہو جائے تو وہ تثنیہ نہیں کہلائے گا۔ (۱) اُس کی دلالت دو پر ہو۔ (۲) اُس کا واحد ہو۔ (۳) واحد کے آخر میں الف و نون یا یاء و نون ہو۔ معلوم ہوا اثنان تثنیہ نہیں۔ اور جمع کے لئے بھی تین شرائط ہیں۔ (۱) کم از کم تین پر دلالت کرے۔ (۲) اُسی لفظ سے واحد کا ہونا۔ (۳) تغیر۔ معلوم ہوا ثلاثون جمع نہیں ہے۔

نوٹ: لفظِ اِمْرَاَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ جمع مِن غیرِ لفظہٖ کہلاتی ہے۔

نقشہ

اسم باعتبار تعداد

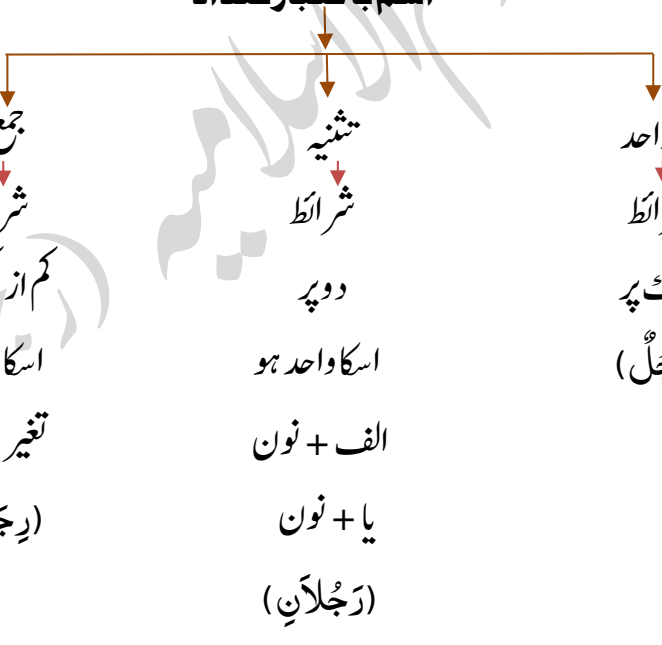

www.waseemziyai.com

جمع کی اَقسام باعتبارِ لفظ

دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع تکسیر (۲) جمع سالم

جمع تکسیر:

وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔ جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ

اس کو جمع مُکَسَّر بھی کہتے ہیں۔

ثلاثی میں جمع مُکَسَّر کے اوزان سماعی ہیں۔ رباعی اور خماسی میں جمع مُکَسَّر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے: (۱) جَعْفَرٌ (نہر) سے جَعَافِرٌ۔ (۲) جَحْمَرِشٌ (بوڑھی عورت) سے۔ جَحَامِرُ

جمع سالم:

وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے۔ جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ

اس کو جمع تصحیح بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم کی اَقسام: دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نونِ مفتوحہ ہو یا یاء ماقبل مکسور اور نونِ مفتوحہ متصل ہو۔ جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ۔

نوٹ: جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہوگا۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور تاء متصل ہو۔

www.waseemziyai.com

جیسے: مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ

جمع کی اَقسام باعتبارِ معنی

جمع کی اقسام باعتبار معنی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع قِلّت (۲) جمع کثرت

جمع قِلَّت:

وہ جمع ہے جو تین سے لیکر دس سے کم پر بولی جائے۔ جمع قِلّت کے چھ اوزان ہیں۔

(۱) اَفْعَالٌ۔ جیسے: اَقْوَالٌ، قَوْلٌ کی جمع (بات)

(۲) اَفْعُلٌ۔ جیسے: اَکْلُبٌ، کَلْبٌ کی جمع (کتا)

(۳) اَفْعِلَۃٌ۔ جیسے: اَعْوِنَۃٌ، عَوَانٌ کی جمع (ادھیڑ عمر)

(۴) فِعْلَۃٌ۔ جیسے: غِلْمَۃٌ، غُلَام کی جمع (لڑکا)

جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم جبکہ ان پر الف ولام نہ ہو۔ اور اگر ان پر الف اور لام استغراقی داخل ہو تو دونوں صیغے جمع کثرت کے لئے ہونگے۔

جمع کثرت:

وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ جمع قِلّت کے اوزان کے علاوہ باقی تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں۔

نوٹ: جمع قِلّت و کثرت دونوں ایک دوسرے کے معنی میں مجازًا استعمال ہوتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

نقشہ

اسم باعتبارِ تعداد

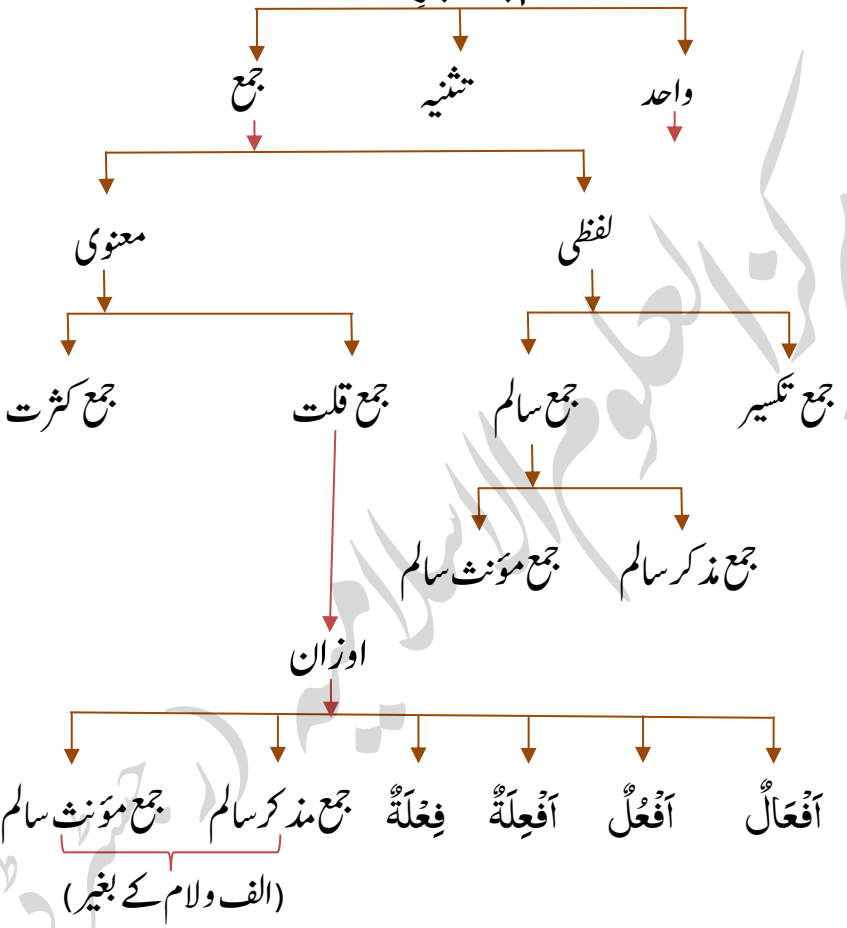

اسمِ جمع کی تعریف: اسمِ جمع وہ ہے جو خود تو واحد ہو مگر معنی جمع کا دے۔ جیسے: قَوْمٌ۔

اسمِ جنس کی تعریف: اسمِ جنس وہ ہے جو خود تو واحد ہوگا مگر واحد، تثنیہ جمع تینوں معنوں کا فائدہ دیگا۔ یعنی قلیل اور کثیر سبب پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے: نَمْلٌ

www.waseemziyai.com

(چیونٹی) مَــوْزٌ (کیلا)

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی اقسام

اعراب کے اعتبار سے اسمِ متمکن کی سولہ (۱۶) قسمیں ہیں۔ سولہ قسموں کے ذکر سے پہلے چند بنیادی باتیں۔

اعراب: وہ حرکت یا حرفِ علّت ہے جس کے ذریعے کلمہ کا آخر بدل جائے۔

کیفیت کے اعتبار سے اعراب کی قسمیں: دو قسمیں ہیں۔ (۱) اعراب لفظی (۲) اعراب تقدیری۔

اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ مذکورہ مثالوں میں زَیْد پر اعرابِ لفظی ہے۔

اعرابِ تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو بلکہ مان لیا گیا ہو۔ جیسے: جَآءَ مُوْسٰی، رَاَیْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔ مذکورہ مثالوں میں مُوْسٰی پر اعرابِ تقدیری ہے۔

اعرابِ لفظی و تقدیری: اعرابِ لفظی و تقدیری میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اعراب بالحرکت (۲) اعراب بالحرف

اعراب بالحرکت تین ہیں: (۱) ضمہ (۲) فتحہ (۳) کسرہ

مثال: جَاءَ زَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

اعراب بالحرف بھی تین ہیں: (۱) الف (۲) واؤ (۳) یاء ان کو حروفِ علت

www.waseemziyai.com

بھی کہتے ہیں۔ اور ان کا مجموعہ " وای" کہلاتا ہے۔

اسم کے اعراب تین ہیں: (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

رفع: اُس حالت کو کہتے ہیں جو عامل رافع کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جس اسم پر رفع آیا اُس کو مرفوع کہتے ہیں۔

علامتِ رفع: ضمہ، الف اور واؤ

مثال: جَاءَ زَيْدٌ، اِمْرَءَتَانِ، مُسْلِمُوْنَ

نصب: اُس حالت کو کہتے ہیں جو عاملِ ناصب کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جس اسم پر نصب آیا اُس کو منصوب کہتے ہیں۔

علامتِ نصب: فتحہ، کسرہ، الف اور یا

مثال: رَاَيْتُ زَيْدًا، مُسْلِمَاتٍ، اَخَاكَ، مُسْلِمِيْنَ

جَرْ: اُس حالت کو کہتے ہیں جو عاملِ جارّ کی وجہ سے پیدا ہو۔

علامتِ جَر: کسرہ، فتحہ اور یا

مثال: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ، اَحْمَدَ ، مُسْلِمِيْنَ

سولہ اَقسام

(۱) مُفْرَد مُنْصَرِف صَحِيْح: مفرد سے مراد جو تثنیہ اور جمع نہ ہو۔ منصرف سے مراد غیر منصرف نہ ہو۔ صحیح سے مراد غیر صحیح نہ ہو۔ نحویوں کے نزدیک صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے: زَيْدٌ، رَجُلٌ، قَلَمٌ

www.waseemziyai.com

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

تراکیب

جَآءَنِیْ زَیْدٌ کی ترکیب: جَاءَ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نونِ وقایہ، یا ضمیرِ منصوب متصل، محلًا منصوب، مفعول بہٖ مقدم، زَیْدٌ مرفوع فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہٖ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَاَیْتُ زَیْدًا کی ترکیب: رَاَیْتُ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تُ ضمیرِ مرفوع متصل بارز، محلًا مرفوع فاعل، زیدًا منصوب مفعول بہٖ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ کی ترکیب: مَرَرْتُ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تُ ضمیرِ مرفوع متصل بارز، محلًا مرفوع فاعل، بِ حرفِ جارّ، زَیْدٍ مجرور جارّ اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: جارّ مجرور کو مُتَعَلِّق (اسمِ فاعل) کہا جائے گا اور جارّ مجرور کا جس سے تعلق ہو اُس کو مُتَعَلَّق (اسمِ مفعول) کہا جاتا ہے۔ مذکورہ مثال میں مَرَرْتُ، مُتَعَلَّق (اسمِ مفعول) ہے۔

www.waseemziyai.com

(۲) مُفْرَد مُنْصَرِف جَارِی مَجْرٰی صحیح: سے مراد وہ مفرد منصرف جو صحیح کے قائم مقام ہو۔ یعنی جس کے آخر میں حرف علت ہو اور اُس کا ماقبل ساکن ہو۔

جیسے: دَلْوٌ (بالٹی) ظَبْیٌ (ہرن)

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: هٰذَا دَلْوٌ، رَاَیْتُ دَلْوًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ۔

(۳) جمع مُکَسَّر مُنْصَرِف: جیسے: رِجَالٌ، اَقْلَامٌ، کُتُبٌ

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَ رِجَالٌ، رَاَیْتُ رِجَالاً، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔

نوٹ: مذکورہ تینوں قسموں کے اعراب ایک جیسے ہیں۔

(۴) جمع مؤنث سالم: جیسے: مُسْلِمَاتٌ، مُؤْمِنٰتٌ، مُشْرِکٰتٌ

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالتِ نصبی اور جرّی میں کسرہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

(۵) غیر منصرف: ہر وہ اسم جس میں اسبابِ منع صرف سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو اُس میں پایا جائے۔

www.waseemziyai.com

اسباب منع صرف:

اسباب منع صرف نو ہیں۔ (۱) عدل۔ جیسے: عُمَر، زُفَر

(۲) وصف۔ جیسے: اَحْمَر (۳) تانیث۔ جیسے: طَلْحَة

(۴) معرفہ۔ جیسے: زَیْنَب (۵) عُجْمَہ۔ جیسے: اِبْراھِیْم

(۶) جمع۔ جیسے: مَسَاجِد (۷) ترکیب۔ جیسے: مَعْدِیْکَرَب

(۸) وزنِ فعل۔ جیسے: اَحْمَد (۹) الف ونون زائدتان۔ جیسے: عِمْرَان

نوٹ:۔ جمع سے مراد جمع مُنْتَھَی الْجُمُوْع ہے۔ جس میں الفِ جمع کے بعد بھی دو حروف ہوتے ہیں۔ جیسے: مَسَاجِدُ یا تین حروف ہوگئے کہ اس کے درمیان والا حرف ساکن ہوگا۔ جیسے: مَصَابِیْحُ اور ترکیب سے مراد مرکب منع صرف ہے۔ جمع منتھی الجموع، الف مقصورہ اور الف ممدودہ یہ تینوں ایسے اسباب ہیں جو اکیلے دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجرّی میں فتحہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَآءَ اَحْمَدُ، رَاَیْتُ اَحْمَدَ، مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ

نوٹ: غیر منصرف پر کسرہ و تنوین نہیں آتی۔ اگر غیر منصرف پر الف و لام لگایا گیا یا مضاف بنادیا گیا تو دونوں صورتوں میں منصرف پڑھا جائیگا۔ یعنی اب کسرہ اور تنوین آسکتے ہیں۔

(۶) اسمائے سِتَّہ مُکَبَّرَہ: جب یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہو۔ یہ چھ

www.waseemziyai.com

ہیں۔ (۱) اَبٌ: باپ (۲) اَخٌ: بھائی (۳) فَمٌ: منہ (۴) حَمٌ: دیور

(۵) هَنٌ: شرمگاہ (۶) ذُوْ: والا

لفظِ سِتَّه سے معلوم ہوا کہ چھ اسماء ہیں، مکبّرہ ہو یعنی مُصَغَّرَہ (تصغیر) نہ ہو، مُوَحَّدَہ ہو یعنی تثنیہ وجمع نہ ہو اور یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہونا لازمی ہے۔

اعراب: حالتِ رفعی میں واؤ کے ساتھ، حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں یا کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَ اَبُوْكَ، رَاَيْتُ اَبَاكَ، مُرَرْتُ بِاَبِيْكَ

نوٹ: مذکورہ مثالوں میں حرف باء کے بعد واؤ، الف اور یا اعراب بالحروف ہیں۔

(۷) مُثَنّٰی: مُثَنّٰی سے مراد تثنیہ ہے۔ جس کی وضاحت آپ پڑھ چکے ہیں۔

اعراب:۔ حالت رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصبی وجرّی میں یا ماقبل مفتوح جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلَانِ، رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ

(۸) کلا و کِلْتا: جب یہ دونوں ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: كِلَا هُمَا (وہ دونوں مذکر) كِلْتَا هُمَا (وہ دونوں مؤنث)

اعراب:۔ حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجرّی میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے: جَاءَنِيْ كِلَا هُمَا، رَاَيْتُ كِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا

www.waseemziyai.com

(۹)اِثْنَانِ وَاِثْنَتَانِ: پہلا مذکر اور دوسرا مؤنث کے لئے آتا ہے۔

اعراب: حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجرّی میں یا ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ، رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ و اِثْنَتَیْنِ، مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ و اِثْنَتَیْنِ

(۱۰)جمع مذکر سالم: تفصیل گذر چکی ہے۔

اعراب: حالتِ رفعی میں واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجرّی میں یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ مُسْلِمُوْنَ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ

نوٹ:۔ جمع مذکر سالم کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

(۱۱)اُولُوْ: لفظِ اُولُوْ ذُوْ کی جمع مِن غیرِ لفظہٖ ہے۔

اعراب: حالتِ رفعی میں واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور نصبی وجرّی میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے: جَاءَ اُولُوْ مَالٍ، رَاَیْتُ اُولِیْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ

(۱۲)عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ کے اعراب: حالتِ رفعی میں واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجرّی میں یاء ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً

نوٹ: آخری تین قسموں کے اعراب ایک جیسے ہیں۔

(۱۳)اسمِ مقصور: یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الفِ مقصورہ ہو۔ جیسے: عَصَا، موسٰی

www.waseemziyai.com

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ مُوْسٰی ، رَاَیْتُ مُوْسٰی ،مَرَرْتُ بِمُوْسٰی

(۱۴) غیرِ جمع مذکر سالم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف: جیسے :غُلَامِی

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے: جَاءَ غُلَامِیْ ، رَاَیْتُ غُلَامِیْ،مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ

(۱۵) اسمِ مَنْقُوص: ہر وہ اسم جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: قَاضِیْ

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ۔ حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جرّی میں کسرہ تقدیری کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَ الْقَاضِیْ، رَاَیْتُ الْقَاضِیَ،مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

(۱۶) جمع مذکر سالم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف: جیسے :مُسْلِمِیَّ،

اعراب: حالتِ رفعی میں واؤ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ نصبی وجرّی میں یاء ماقبل مکسور لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جَاءَنِیْ مُسْلِمِیَّ، رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ،

وضاحت: جَآءَنِیْ مُسْلِمِیَّ یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ+ی (یائے متکلم) تھا۔ نونِ جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اب مُسْلِمُوْیَ بن گیا۔ واؤ اور یاء ایک ساتھ جمع ہو گئے

www.waseemziyai.com

ان میں پہلا حرف ساکن ہے اس لیے وَاؤ کو یَا سے بدل دیا اور یَا کو یا میں ادغام کیا پھر یاء کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

نوٹ:۔ نون تثنیہ اور نون جمع اضافت کے وقت گر جاتے ہیں۔

اسمِ متمکن کیا قسام باِعتبارِ وجوہِ اعراب

نمبر شمار	اسمِ متمکن	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
01	مُفْرَد مُنْصَرِف صَحِیْح	ضمہ لفظی	فتحہ لفظی	کسرہ لفظی
02	مُفْرَد مُنْصَرِف جَارِی مَجْرَی صحیح	ایضًا	ایضًا	ایضًا
03	جمع مُکَسَّر مُنْصَرِف	ایضًا	ایضًا	ایضًا
04	جمع مؤنث سالم	ضمہ لفظی	کسرہ لفظی	کسرہ لفظی
05	غیر منصرف	ضمہ لفظی	فتحہ لفظی	فتحہ لفظی
06	اسمائے سِتَّہ مُکَبَّرَہ	واؤ لفظی	الف لفظی	یاء لفظی
07	مُثَنّٰی	الف ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح
08	کلا و کِلْتا	ایضًا	ایضًا	ایضًا
09	اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ	ایضًا	ایضًا	ایضًا
10	جمع مذکر سالم	واؤ ماقبل مضموم	یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور
11	اُولُوْ	ایضًا	ایضًا	ایضًا
12	عِشْرُوْن تا تِسْعُوْن	ایضًا	ایضًا	ایضًا
13	اسمِ مقصور	ضمہ تقدیری	فتحہ تقدیری	کسرہ تقدیری
14	غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	ایضًا	ایضًا	ایضًا
15	اسمِ مَنْقُوص	ضمہ تقدیری	فتحہ لفظی	کسرہ تقدیری
16	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	واؤ تقدیری ماقبل مضموم	یاء لفظی ماقبل مکسور	یاء لفظی ماقبل مکسور

www.waseemziyai.com

فعلِ مضارع کے اعراب

فعل مضارع کے تین اعراب ہیں۔ (۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

فعلِ مضارع کے کل چودہ صیغہ ہیں جن میں دو مبنی ہیں بقیہ بارہ معرب ہیں، جن کے اعراب آپ اِس مقام پر پڑھیں گے۔ بارہ میں سے پانچ صیغے ضمائرِ بارزہ مرفوعہ کے ساتھ ہیں، جن کی اعرابی تین صورتیں بنتی ہیں اور بقیہ سات صیغے نونِ اعرابی والے، کی ایک صورت بنے گی۔ یعنی اعراب کے اعتبار سے فعلِ مضارع کی کل چار صورتیں ہیں۔

(۱) صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ (پانچ صیغے)

(۲) مفرد مُعتَلّ واوی ویائی (پانچ صیغے)

(۳) مفرد مُعتَلّ الفی (پانچ صیغے)

(۴) صحیح یا مُعتَلّ باضمائر بارزہ مرفوعہ (نونِ اعرابی والے سات صیغے)

(۱) صحیح مجرد از ضمائرِ بارزہ مَرفُوعہ: پانچ صیغیں ہیں۔ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم جب کہ ان صیغوں کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو۔ جیسے: یَضْرِبُ، یَقْتُلُ، یَخَافُ

اعراب: حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ، حالتِ نصبی فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں سکون کے ساتھ۔ جیسے: (حالتِ رفعی) هُوَ يَضْرِبُ، (حالتِ نصبی) لَنْ يَّضْرِبَ، (حالتِ جزمی) لَمْ يَضْرِبْ

www.waseemziyai.com

(۲) مفرد مُعْتَلّ واوی ویائی: یعنی وہ فعلِ مضارع جس کے آخر میں حرفِ علّت واؤ یا یاء ہو اور ضمائر بارزہ مرفوعہ سے خالی ہو۔ جیسے: یَغْزُوْ (وہ حملہ کرتا ہے) یَرْمِیْ (وہ پھینکتا ہے)

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمّہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں حرفِ علّت کے حذف کے ساتھ۔ جیسے: (حالتِ رفعی) هُوَ یَغْزُوْ وَ یَرْمِیْ (حالتِ نصبی) لَنْ یَّغْزُوَ وَ لَنْ یَّرْمِیَ (حالتِ جزمی) لَمْ یَغْزُ وَ لَمْ یَرْمِ۔

(۳) مفرد مُعْتَلّ الفی: یعنی وہ فعلِ مضارع جس کے آخر میں حرفِ علّت الف ہو اور ضمائر بارزہ مرفوعہ سے خالی ہو۔ جیسے: یَرْضٰی

اعراب: حالتِ رفعی میں ضمّہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں حرفِ علّت کے حذف کے ساتھ۔ جیسے: (حالتِ رفعی) هُوَ یَرْضٰی، (حالتِ نصبی) لَنْ یَرْضٰی، (حالتِ جزمی) لَمْ یَرْضَ۔

(۴) صحیح یا مُعْتَلّ باضمائرِ بارزہ مرفوعہ: یعنی وہ فعلِ مضارع جو صحیح ہو یا مُعْتَلّ لیکن نونِ اعرابی کے ساتھ ہو اور وہ کل سات صیغے ہیں۔ جیسے: یَضْرِبُوْنَ، یَغْزُوْنَ، یَرْمُوْنَ، یَرْضَوْنَ۔

اعراب: حالتِ رفعی میں نونِ اعرابی کے اِثبات کے ساتھ جیسے: هُمَ یَضْرِبُوْنَ وَ یَغْزُوْنَ وَ یَرْمُوْنَ وَ یَرْضَوْنَ اور حالتِ نصبی وجزمی میں نونِ اعرابی کے حذف

www.waseemziyai.com

کے ساتھ ۔ جیسے : (حالتِ نصبی) لَنْ یَضْرِبُوْ وَ لَنْ یَغْزُوْ وَ لَنْ یَرْمُوْ وَ لَنْ یَرْضَوْ (حالتِ جزمی) لَمْ یَضْرِبُوْ وَلَمْ یَغْزُوْ وَلَمْ یَرْمُوْ وَلَمْ یَرْضَوْ

فعلِ مضارع کیا قسام باِعتبارِ وجوہِ اعراب

نمبر شمار	فعلِ مضارع	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جزمی
01	صحیح مجرد از ضمائرِ بارزہ مَرفُوعہ	ضمّہ لفظی	فتحہ لفظی	سکونِ لام
02	مفرد مُعْتَلّ واوی ویائی	ضمّہ تقدیری	فتحہ لفظی	حذفِ حرفِ علّت
03	مفرد مُعْتَلّ الفی	ضمّہ تقدیری	فتحہ تقدیری	حذفِ حرفِ علّت
04	صحیح یا مُعْتَلّ باضمائرِ بارزہ مرفوعہ	اِثباتِ نونِ اعرابی	حذف نونِ اعرابی	حذف نونِ اعرابی

عوامل کا بیان

عوامل عامل کی جمع ہے اور عامل وہ ہے جو رفع، نصب، جر یا جزم دے۔

عوامل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفظی (۲) معنوی

عامل لفظی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے : جَاءَ زَیْدٌ میں جَآءَ لفظی عامل ہے۔

عاملِ معنوی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے : زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ کا عامل لفظوں میں موجود نہیں ہے۔ (تفصیل آگے آئے گی)

www.waseemziyai.com

نوٹ: کل سو (۱۰۰) عوامل ہیں۔

عاملِ لفظی کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) حروفِ عاملہ (۲) افعالِ عاملہ (۳) اسماءِ عاملہ

حروفِ عاملہ: دو قسمیں ہیں۔ (۱) عاملہ در اسم (۲) عاملہ در فعلِ مضارع

حروفِ عاملہ در اسم: پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) حروفِ جارّہ (۲) حروفِ مشبہ بالفعل (۳) مَاوَلَا اَلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ (۴) لائے نفی جنس (۵) حروفِ ندا

(۱) حروفِ جارّہ:

وہ حروفِ عاملہ جو اسماء پر داخل ہو کر اُنہیں جر دیتے ہیں۔ جیسے: اَلْمَالُ لِزَيْدٍ ،مذکورہ مثال میں لام حرفِ جارّ ہے جس نے مابعد اسم کو جر دیا۔ حروفِ جارّہ سترہ (۱۷) ہیں۔ (۱)باء (۲)تاء (۳)کاف (۴)لام (۵)واؤ

(۶)مُنذُ (۷)مُذْ (۸)خَلَا (۹)رُبَّ (۱۰)حَاشَا (۱۱)مِنْ

(۱۲)عَدَا (۱۳)فِيْ (۱۴)عَنْ (۱۵)عَلٰى (۱۶)حَتّٰى (۱۷)إِلٰى

تراکیبِ جارّ مجرور کی وضاحت: ظرف حقیقت میں اسمِ زمان و مکان کو کہتے ہیں اور جارّ مجرور بھی ظرف کہلاتے ہیں، اس لئے کہا جاتا ہے کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظرفِ حقیقی (۲) ظرف مجازی۔ جارّ مجرور کو ترکیب کرتے وقت مُتَعَلِّق (اسمِ فاعل) کہتے ہیں، اور ان کا کسی نہ کسی سے تعلق ہوگا، اور جس سے تعلق ہو اُس کو مُتَعَلَّق (اسمِ مفعول) کہتے ہیں، اگر مُتَعَلَّق (اسمِ مفعول) لفظوں

www.waseemziyai.com

میں ہو تو ظرفِ لغو کہا جاتا ہے اور مُتَعَلَّق لفظوں میں نہ ہو تو ظرفِ مستقر اور مُتَعَلَّق کبھی فعل ہوگا، جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ مذکورہ مثال میں جارّ اپنے مجرور سے ملکر مُتَعَلِّق (اسمِ فاعل) اور ظرفِ لغو کہلائے گا۔ کیونکہ مُتَعَلَّق فعل (مَرَرْتُ) لفظوں میں موجود ہے۔ اور کبھی شبہ فعل جیسے: زَیْدٌ جَالِسٌ فِی الدَّارِ مذکورہ مثال میں جارّ اپنے مجرور سے ملکر مُتَعَلِّق اور ظرفِ لغو کہلائے گا۔ کیونکہ مُتَعَلَّق شبہ فعل (جَالِسٌ) لفظوں میں موجود ہے۔ اگر مُتَعَلَّق لفظوں میں نہ ہو جیسے: زَیْدٌ فِی الدَّارِ مذکورہ مثال میں جارّ اپنے مجرور سے ملکر مُتَعَلِّق اور ظرفِ مستقر کہلائے گا۔ کیونکہ مُتَعَلَّق (اور وہ اِسْتَقَرَّ فعل ہے) لفظوں میں موجود نہیں۔

نوٹ: شبہ فعل مصدر، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول اور صفتِ مشبہ وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔

اَلْمَالُ لِزَیْدٍ کی ترکیب: اَلْمَالُ مبتدا لام حرفِ جارّ زید مجرور جارّ اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر متعلِق ہوا، ثابتٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) مقدر کا اِس میں هُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر متعلَق ہوا۔ جارّ اپنے مجرور اور متعلَق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

(۲) حروفِ مشبہ بالفعل اور اُن کا عمل:

حروف مشبہ بالفعل چھ (٦) ہیں۔ اِنَّ (بیشک) اَنَّ (بیشک) کَاَنَّ (گویا کہ) لٰکِنَّ (لیکن) لَیْتَ (کاش کہ) لَعَلَّ (شاید کہ) یہ حروف جملہ اسمیہ یعنی مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں، ان حروف کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ

وضاحت: اِنَّ اور اَنَّ حروفِ تحقیق ہیں،

کَاَنَّ حرفِ تشبیہ ہے۔ یہ اپنے اسم کو خبر سے تشبیہ دینے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے)

لٰکِنَّ اِستِدراک کے لئے آتا ہے، یہ پچھلے والے کلام سے وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ حَاضِرٌ لٰکِنَّ عَمْرًا غَائِبٌ (زید حاضر ہے لیکن عمر غائب ہے)

لَیْتَ تمنیٰ کے لیے آتا ہے، یعنی کسی کام کی آرزو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: لَیْتَ الصَّغَرَ یَعُوْدُ (کاش کہ بچپن لوٹ آئے)

لَعَلَّ ترجّی کے لئے آتا ہے، یعنی کسی کام کی امید ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: لَعَلِّی فَائِزٌ۔ (شاید کہ میں کامیاب ہو جاؤں)

اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ کی ترکیب: اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، زَیْدًا اس کا اسم، عَالِمٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اِس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، اسمِ فاعل (شبہ فعل)

www.waseemziyai.com

اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ کی ترکیب: اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل اللہ اسمِ جلالت اس کا اسم، سَمِیۡعٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبرِ اوّل، عَلِیۡمٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبرِ ثانی اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر لفظاً جملہ اسمیہ خبر یہ اور معنیً جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) مَاوَلَاالْمُشَبَّھَتَانِ بِلَیۡسَ:

یعنی وہ مَا اور لَا جو لَیۡسَ کے مشابہ ہیں۔

اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے: مَازَیۡدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) مذکورہ مثال میں زیدٌ مَا کا اسم اور قائمًا اُس کی خبر ہے۔ لَارَجُلٌ حَاضِرًا (ایک مرد حاضر نہیں ہے)۔ رجلٌ، لَا کا اسم اور حَاضِرًا اس کی خبر ہے۔

تنبیہات: (۱) لَا مُشابہ بلیس کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ جبکہ مَا کا اسم نکرہ ومعرفہ دونوں ہو سکتا ہے۔ (۲) مَا کی خبر پر کبھی بَاءِ زائدہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: مَازَیۡدٌ بِقَائِمٍ۔ (۳) مَا اور لَا کا عمل تین صورتوں میں باطل ہو جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com

(۱) جب ما کے بعد اِنْ زائدہ آ جائے جیسے: مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (۲) جب ان کے اسم اور خبر کے درمیان اِلَّا آ جائے جیسے: مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (۳) جب ان کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو جائے جیسے: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

مَا زَیْدٌ قَائِمًا کی ترکیب: مَا مشابہ بلیس زیدٌ اس کا اسم قَائِمًا اسمِ فاعل (شبہ فعل) اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع مستتر فاعل، اسمِ فاعل (شبہ فعل) اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر اسکی خبر، مَا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) لائے نفی جنس:

وہ لَا ہے جسکو وصفِ جنس کی نفی کے لئے لایا جاتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ (کوئی مرد کھڑا نہیں) مذکورہ مثال میں وصفِ جنس قیام ہے، رَجُل سے مراد جنس رَجُل ہے، اور لائے نفی جنس نے قیام کی نفی کر دی جنس رَجُل سے یعنی کوئی مرد کھڑا نہیں۔

لَا مشابہ بلیس اور لائے نفی جنس میں فرق: لا رجل قائم مذکورہ مثال میں لفظِ لا میں دو احتمال ہیں، اگر لا مشابہ بلیس ہے تو اس طرح پڑھا جائے کہ لَا رَجُلٌ قَائِمًا جس کا معنی ہوگا ایک مرد کھڑا نہیں ہے۔ اگر لائے نفی جنس ہے تو اس طرح پڑھا جائے گا لَا رَجُلَ قَائِمٌ کوئی مرد کھڑا نہیں۔ پہلی صورت میں جملہ کے بعد بَلْ رَجُلَیْنِ کہنا درست ہوگا، جبکہ دوسری صورت میں ممنوع۔

لائے نفی جنس کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے اور اُس کا اسم اعراب کے اعتبار سے

www.waseemziyai.com

مختلف صورتیں رکھتا ہے۔

پہلی صورت: اُس کا اسم مضاف ہو اور یہ اکثر ہوتا ہے اِس صورت میں اس کا اسم منصوب ہوگا۔ جیسے: لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ (مرد کا کوئی خوش مزاج غلام گھر میں نہیں ہے)

دوسری صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ ہو، یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو تو وہ مبنی پر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلَ فِی الدَّار (کوئی مرد گھر میں نہیں ہے)

مشابہ مضاف سے مراد: وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو لیکن مضاف کی طرح دوسرا کلمہ ملائے بغیر اسکا معنی مکمل نہ ہو۔ جیسے: طَالِعٌ جَبَلًا (پہاڑ پر طلوع ہونے والا) مذکورہ مثال میں طَالِعٌ مشابہ مضاف ہے۔ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا ۔ (بیس درہم) مذکورہ مثال میں عِشْرُوْنَ مشابہ مضاف ہے۔

تیسری صورت: اگر لَا کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لَا کا تکرار ضروری ہے۔ اور اُس وقت لَا مُلْغٰی ہوگا یعنی عمل نہیں کریگا۔ اور وہ معرفہ مبتدا کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے: لَازَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو (نہ زید میرے پاس ہے اور نہ عَمرو)

چوتھی صورت: اگر لَا کے بعد نکرہ مفردہ ہو اور دوسرے نکرہ کے ساتھ لَا کی تکرار ہو تو اُس میں پانچ صورتیں جائز ہیں۔

(۱) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: دونوں جز مبنی بر فتحہ ہے، کیونکہ دونوں جگہ لائے نفی

www.waseemziyai.com

جنس ہے۔

(۲)لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلَا بِاللّٰہِ: دونوں جز مرفوع ہیں کیونکہ دونوں جگہ لام مُلْغٰی ہے۔

(۳)لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ: پہلا جز مبنی بر فتحہ ہے لائے نفی جنس کی وجہ سے۔ اور دوسرا جز مرفوع ہے لائے مُلْغٰی کی وجہ سے۔

(۴)لَاحَوْلٌ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ: پہلا جز مرفوع ہے، لا مشابہ بلیس کی وجہ سے اور دوسرا جز مبنی پر فتحہ ہے لائے نفی جنس کی وجہ سے۔

(۵)لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ: پہلا جز مبنی بر فتحہ ہے، لائے نفی جنس کی وجہ سے اور دوسرا جز منصوب ہے، محلّ اسم پر عطف کی وجہ سے۔

لَاحُرْمَۃَ لِلْفَاسِقِ (فاسق کا کوئی احترام نہیں ہے) **کی ترکیب:** لَا لائے نفی جنس، حُرْمَۃَ اِس کا اسم، لام حرفِ جارّ، فاسق مجرور، جارّ اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر مُتَعَلِّق ہوا ثابتۃٌ مقدر کا، ثابتۃٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اس میں ھِیَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مُتَعَلِّق سے ملکر لَا کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۵) حروف ندا:

وہ حروف ہے جو کسی کو متوجہ کرنے کے لئے بنائے گئے ہوں۔ یہ حروف اَدْعُوْ اور اَطْلُبُ کے قائم مقام ہے۔ حروفِ ندا پانچ (۵) ہیں۔ یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، ہمزہ

www.waseemziyai.com

مفتوحہ (ءَ) حروفِ ندا تین صورتوں میں نصب اور ایک صورت میں رفع دیتے ہیں۔اِس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مُنَادٰی مضاف ہو۔ جیسے : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) مُنَادٰی مشابہ مضاف ہو۔ جیسے : یَاطَالِعً جَبَلًا۔

(۳) جب مُنَادٰی نکرہ غیر معین ہو۔ جیسے : نابینا کا کہنا۔یَارَجُلًا خُذْبِیَدِیْ۔

مذکورہ تینوں صورتوں میں مُنَادٰی منصوب ہوگا۔

(۴) اگر مُنَادٰی مفرد معرفہ ہو تو مبنی بر رفع ہوگا۔ جیسے : یَازَیْدُ،یَازَیْدَانِ،یَازَیْدُوْنَ

نوٹ: اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ قریب کے لئے آتے ہیں، اَیَا اور ھَیَا دور کے لئے آتے ہیں اور یَا دور وقریب دونوں کے لئے آتا ہے۔

یَا عَبْدَاللّٰہِ کی ترکیب: یَا حرفِ ندا قائم مقام اَدْعُوْ، فعل با فاعل، عبد مضاف، اللہ اسمِ جلالت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکبِ اضافی ہو کر مُنَادٰی مفعول بہ اَدْعُوْ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

حروفِ عاملہ درفعلِ مضارع

دو (۲) قسمیں ہیں۔ (۱) حروفِ ناصبہ (۲) حروفِ جازمہ

www.waseemziyai.com

(۱) حروفِ ناصبہ:

یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، اور یہ چار (۴) حروف ہیں۔ (۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) کَیْ (۴) اِذَنْ

(۱) **اَنْ:** یہ فعلِ مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے، اسی وجہ سے اسکو اَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ یعنی اُرِیْدُ قِیَامَكَ (میں تیرے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتا ہوں)

(۲) **لَنْ:** یہ فعل مضارع کو مستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے: لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ۔ (زید ہر گز نہیں نکلے گا)

لَنْ یَّخْرُجَ کی ترکیب: لَنْ یَّخْرُجَ نفی تاکید بلن در فعلِ مضارع معروف اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) **کَیْ (تاکہ):** اس کا مابعد ما قبل کے لئے علّت ہوتا ہے۔ جیسے: اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں) مذکورہ مثال میں قبول اسلام کی علّت دخولِ جنت ہے، اس کو کَیْ تعلیلیہ بھی کہتے ہیں۔

(۴) **اِذَنْ: (تب تو)** یہ کسی شخص کے جواب میں بولا جاتا ہے۔ جیسے کسی شخص نے کہا: اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا۔ (میں کل تمہارے پاس آؤں گا) تو آپ اس سے کہیں گے اِذَنْ اُکْرِمَكَ (تب تو میں آپ کی تعظیم کروں گا) اس کو حرفِ جواب اور حرفِ جزاء بھی کہتے ہیں۔

www.waseemziyai.com

اَنْ کی تفصیل: اَنْ چھ (۶) حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے۔ اس لئے چھ حروف فعلِ مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

(۱) حَتّٰی کے بعد۔ جیسے: سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں چلا تاکہ شہر میں داخل ہو جاؤں)

سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ کی ترکیب: سِرْتُ فعل با فاعل حَتّٰی حرفِ جر اَدْخُلَ فعل با فاعل اَلْبَلَدَ مفعولِ فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعولِ فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جارّ اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ لغو متعَلِّق ہوا سِرْتُ کا، فعل اپنے فاعل اور متعَلِّق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لام جحد کے بعد۔ وہ لام ہے جو کان ناقصہ منفی کی تاکید کے لئے اُس کی خبر پر آتا ہے۔ جیسے: مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ۔ (اللہ ہرگز اُن کو عذاب دینے والا نہیں ہے)

(۳) لام گی کے بعد۔ جیسے: اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

(۴) اَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ (یہاں تک) یا اِلَّا اَنْ (مگر یہ/سوائے یہ) جیسے: لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِی حَقِّی۔ (میں ضرور ضرور تجھے لازم پکڑوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) مذکورہ مثال میں اَوْ اِلٰی اَنْ کے معنی میں ہے۔ لَاَصِیْدَنَّ الطَّائِرَ اَوْ یَطِیْرَ (میں ضرور ضرور پرندے کا شکار کروں گا مگر یہ کہ وہ اُڑ جائے) مذکورہ مثال میں اَوْ اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہے۔

www.waseemziyai.com

(۵) واوے صرف کے بعد۔ لَا تَاْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ۔ (مچھلی دودھ پینے کے ساتھ مت کھا)

(٦) وہ فاجو چھ (٦) چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

(۱) **اَمر۔** جیسے: زُرْنِیْ فَاُكْرِمَكَ (تم مجھ سے ملو کہ میں تمہاری تعظیم کروں گا)

(۲) **نہی۔** جیسے: لَاتَشْتِمْنِیْ فَاُهِیْنَكَ (تم مجھے گالی مت دو کہ میں تمہیں ذلیل کروں)

(۳) **نفی۔** جیسے: مَاتَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ آپ ہم سے بات کریں)

(۴) **استفہام۔** جیسے: اَیْنَ بَیْتُكَ فَاَزُوْرَكَ (آپ کا گھر کہاں ہے کہ میں آپ کی زیارت کروں)

(۵) **تَمَنِّی۔** جیسے: لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْهُ۔ (کاش کہ میرے لئے کچھ مال ہو کہ میں اُس میں سے خرچ کروں)

(٦) **عرض۔** جیسے: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس نہیں ٹھہرتے کہ آپ کو بھلائی پہنچے)

حروف جازمہ:

وہ حروف جو فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں، وہ پانچ (۵) ہیں۔

(۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لامِ امر (۴) لائے نہی (۵) اِن شرطیہ

www.waseemziyai.com

لَمْ جیسے: لَمْ یَنْصُرْ (اس نے مدد نہیں کی)

لَمَّا جیسے: لَمَّا یَنْصُرْ (اس نے اب تک مدد نہیں کی)

نوٹ: لَمْ ماضی نفی کے لئے آتا ہے جبکہ لَمَّا نفی ماضی کے تمام زمانوں کو گھیرنے کے لئے آتا ہے۔

لامِ امر جیسے: لِیَنْصُرْ (چاہیے کہ وہ مدد کرے)

لائے نہی جیسے: لَا تَنْصُرْ (تو مدد مت کر)

اِن شرطیہ: یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزاء کہتے ہیں۔ اِنْ مستقبل کے لئے آتا ہے، اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے: اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) اس جگہ جزم محلًا ہوگا، اس لئے کہ ماضی مبنی ہے معرب نہیں۔ اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ، امر، نہی، یا دعا ہو تو جزاء پر فا کا داخل کرنا ضروری ہے۔

(۱) **جملہ اسمیہ:** اِنْ تَأْتِنِیْ فَأَنْتَ مُکْرَمٌ۔ (اگر تم میرے پاس آؤ گے تو میں تمہاری عزت کروں گا)

(۲) **امر:** اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَأَکْرِمْهُ۔ (اگر تو زید کو دیکھے تو اسکی عزت کر)

(۳) **نہی:** اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ۔ (اگر عمرو تیرے پاس آئے تو اُس کی بے عزتی مت کر)

www.waseemziyai.com

(۴) **دعا:** اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔ (اگر تم میری عزت کروگے تو اللہ تمہیں بہتر بدلا دے گا)

نقشہ

حروفِ عاملہ

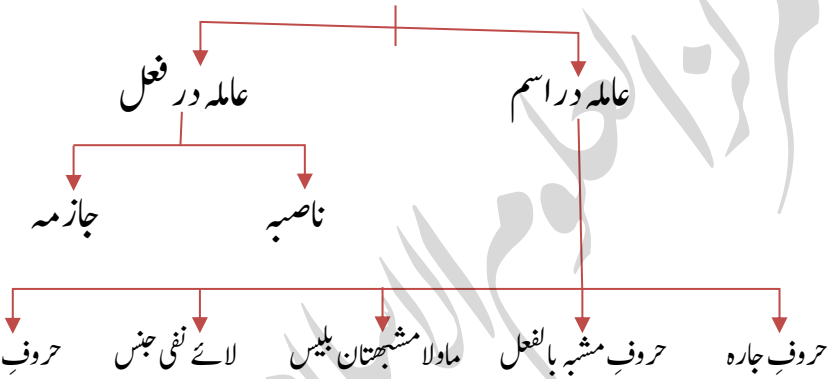

اَفعالِ عاملہ

اَقسامِ افعال باعتبارِ عمل دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعلِ معروف (۲) فعلِ مجہول

فعلِ معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو۔ جیسے: ضَرَبَ

فعلِ مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف کی گئی ہو۔ جیسے: ضُرِبَ

فعلِ معروف کا عمل:

فعل معروف لازم ہو یا معتدی فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ (۶) اسموں کو نصب دیگا۔ (۱) مفعول مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول معَہ (۴) مفعول لہ (۵) حال (۶) تمیز

www.waseemziyai.com

اگر فعل معروف متعدی ہو تو مفعول بہٖ کو بھی نصب دیگا، اور یہ عمل فعل لازم کیلئے نہیں کیونکہ مفعول بِہٖ فعل لازم کے لئے نہیں آتا ہے۔

فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے۔ جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)

فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعولِ بہ کا بھی محتاج ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عَمر کو مارا) اردو زبان میں نے کا ترجمہ اکثر فعلِ متعدی میں آتا ہے۔

نوٹ: مفعول کی پانچ قسمیں ہیں۔ جنہیں مفاعیلِ خمسہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) مفعولِ لَہٗ (۲) مفعولِ فیہ (۳) مفعولِ معہ (۴) مفعولِ بِہٖ (۵) مفعولِ مطلق

فاعل: فاعل ہر وہ اسم جس سے پہلے کوئی ایسا فعل یا شبہ فعل ہو کہ اس کی نسبت اس اسم کی طرف کی گئی ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ۔ مذکورہ مثال میں زید فاعل ہے فعل کے بعد آیا، فعل کی نسبت اس کی طرف کی گئی ہے اور فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ (زید کہ اُس کا والد مارنے والا ہے)۔ مذکورہ مثال میں اَبُوْهُ فاعل ہے کیونکہ ضَارِبٌ شبہ فعل کے بعد واقع ہے، شبہ فعل کی نسبت اُس کی طرف کی گئی ہے اور شبہ فعل اس کے ساتھ قائم ہے۔

مفعولِ مطلق:

وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنی میں

www.waseemziyai.com

ہو۔ جیسے : ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔ مذکورہ مثال میں ضَرْبًا مفعولِ مطلق ہے۔

اغراض مفعولِ مطلق: تین (۳) اغراض ہیں۔

(۱) تاکید کے لئے۔ جیسے : ضَرَبْتُ ضَرْبًا

(۲) فعل کی حالت بیان کرنے کے لئے۔ جیسے : جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِی (میں پڑھنے والے کی طرح بیٹھا)

(۳) فعل کا عدد بیان کرنے کے لئے۔ جیسے : جَلَسْتُ جَلْسَةً۔ (میں ایک مرتبہ بیٹھا)

نوٹ: کلام عرب مین فِعْلَةٌ کا وزن حالت بیان کرنے کے لئے آتا ہے اور فَعْلَةٌ کا وزن عدد کے لئے آتا ہے۔

مفعول فیہ:

وہ اسم ہے جس میں فعلِ مذکور واقع ہو۔ مفعولِ فیہ کو ظرف بھی کہا جاتا ہے۔ ظرف کی دو (۲) قسمیں ہیں۔ (۱) ظرفِ زمان (۲) ظرفِ مکان

ظرفِ زمان: وہ ظرف ہے جو فعل کے واقع ہونے کا زمانہ بتائے۔ جیسے : صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ مذکورہ مثال میں یوم الجمعہ مفعول فیہ ظرفِ زمان ہے۔

ظرفِ مکان: وہ ظرف ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ بتائے۔ جیسے : جَلَسْتُ عِنْدَكَ۔ مذکورہ مثال میں عِنْدَكَ مفعول فیہ ظرفِ مکان ہے۔

www.waseemziyai.com

مفعولِ مَعَہٗ:

وہ اسم جو واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہو۔ جیسے : جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ۔ (سردی جبّوں کے ساتھ آئی) مذکورہ مثال میں جُبَّاتِ مفعول معہ ہے۔

مفعولِ لَہٗ:

وہ مصدر جو فعلِ مذکور کا سبب بنے۔ جیسے : ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔ (میں نے اس کو ادب سکھلانے کے لیے مارا) مذکورہ مثال میں تادیبًا مفعولِ لہ ہے۔

حال:

وہ اسمِ نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

جیسے : جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حالت میں کہ سوار ہے) مذکورہ مثال میں رَاکِبًا حال اور زَیْدٌ ذوالحال اور فاعل ہے۔

ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) مذکورہ مثال میں مشدودًا حال ہے۔ زَیْدًا ذوالحال اور مفعول ہے۔

لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) مذکورہ مثال میں رَاکِبَیْنِ حال اور فاعل اور مفعول ذوالحال ہے۔

ذوالحال: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔ ذوالحال کی کل تین صورتیں ہیں۔ فاعل ہوگا یا مفعول ہوگا یا فاعل و مفعول دونوں ہونگے۔ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے : جَآءَنِیْ

www.waseemziyai.com

رَاكِبًا رَجُلٌ ۔ مذکورہ مثال میں رَجُلٌ ذوالحال نکرہ ہے اسی لئے حال کو ذوالحال پر مقدم کیا گیا، کبھی حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: رَاَيْتُ الْأَمِيْرَ وَهُوَ يَرْكَبُ مذکورہ مثال میں وَهُوَ يَرْكَبُ جملہ حالیہ ہے اور امیر ذوالحال اور مفعول ہے۔

جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا کی ترکیب: جَآءَ اِثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، زَيْدٌ ذوالحال، رَاكِبًا حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا جَآءَ فعل کا، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَاَيْتُ الْاَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ کی ترکیب: رَاَيْتُ فعل با فاعل، اَلْاَمِيْرَ ذوالحال، واؤ حالیہ، هُوَ مبتدا، رَاكِبٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ ہوا رَاَيْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَمْـيِيْز:

وہ اسم ہے جو عدد، وزن، کَیل، پیائش یا جملہ کی نسبت سے اِبہام کو دور کرے۔

(۱) **عدد کی مثال:** عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)

(۲) **وزن کی مثال:** عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون ہے)

(۳) **کیل کی مثال:** عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہے)

(۴) **پیائش کی مثال:** مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان میں ہتھیلی کی مقدار

www.waseemziyai.com

میں بادل نہیں ہے)

(۵) **نسبتِ جملہ کی مثال:** طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا (زید خوش ہوا نفس کے اعتبار سے)

پہلی مثال میں دِرْهَمًا دوسری میں زَیْتًا تیسری میں بُرًّا چوتھی میں سَحَابًا اور پانچویں میں نَفْسًا تمیز ہے۔

عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا کی ترکیب: عِنْدَ مضاف، یا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ثابتٌ مقدر کا، ثابتٌ اسم فاعل (شبہ فعل) اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبرِ مقدم، اَحَدَ عَشَرَ مُمَیَّز، دِرْهَمًا تمیز، مُمَیَّزا اپنے تمیز سے ملکر مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبرِ مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مفعول بِہٖ:

وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ مذکورہ مثال میں عَمْرًا مفعول بِہٖ ہے۔

نوٹ: ساتوں منصوبات جملہ میں مُسْنَد اور مُسْنَد الیہ نہیں بنتے۔ یعنی ان کے بغیر کلام مکمل ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان منصوبات کو فَضْلہ (زائد) کہتے ہیں۔

فاعل کی اَقسام

فاعل کی دو (۲) قسمیں ہیں۔ (۱) مُظْهَر (۲) مُضْمَر

فاعلِ مُظْهَر: وہ فاعل جو ضمیر نہ ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ۔ مذکورہ مثال میں لفظِ

www.waseemziyai.com

زیدٌ فاعلِ مُظْہَر ہے کیونکہ ضمیر نہیں بلکہ اسمِ ظاہر ہے۔

فاعلِ مُضْمَر: وہ فاعل جو ضمیر ہو۔ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ۔ مذکورہ مثال میں لفظِ ضَرَبَ کے اندر ھُوَ کی ضمیر فاعلِ مُضْمَر ہے۔

فاعل مُضْمَر کی اقسام: اس کی دو (۲) قسمیں ہیں۔ (۱) ضمیرِ بَارِز

(۲) ضمیرِ مُسْتَتِر

تفصیل اسم غیرِ متمکن میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

(۱) قانون: جب فاعل اسمِ ظاہر ہو خواہ مفرد، تثنیہ یا جمع ہو، ہر صورت میں فعل کا مفرد لانا واجب ہے۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ ، ضَرَبَ زَیْدَانِ ، ضَرَبَ زَیْدُوْنَ مذکورہ تینوں صورتوں میں فعل واحد ہے۔

(۲) قانون: جب فاعل ضمیر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لانا واجب ہے۔ جیسے: زَیْدٌ ضَرَبَ ، زَیْدَانِ ضَرَبَا ، زَیْدُوْنَ ضَرَبُوا

(۳) قانون: جب فاعل مؤنثِ حقیقی ہو اور اگر فعل و فاعل کے درمیان کسی کلمہ کی وجہ سے فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے: ضَرَبَتْ فَاطِمَةُ اگر فاصلہ ہو تو فعل کا مؤنث و مذکر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: ضَرَبَتِ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ ، ضَرَبَ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

(۴) قانون: جب فاعل اسمِ ظاہر مؤنث غیرِ حقیقی ہو تو فعل کا مؤنث و مذکر دونوں طرح لانا جائز ہے۔ جیسے: طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور طَلَعَ الشَّمْسُ

www.waseemziyai.com

(۵) قانون : جب فاعل مؤنث کی ضمیر ہو اور مرجع مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث غیر حقیقی دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے : فَاطِمَةُ قَامَتْ ، الشَّمْسُ طَلَعَتْ

(۶) قانون : جب فعل کا فاعل اسمِ ظاہر جمع مکسر مذکر ہو یا مؤنث دونوں صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے : قَالَ الرِّجَالُ ، قَالَتِ الرِّجَالُ

(۷) قانون : جب فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹتی ہو تو فعل کو واحد مؤنث و جمع مذکر دونوں طرح لانا جائز ہے۔ جیسے : اَلرِّجَالُ قَامَتْ ، اَلرِّجَالُ قَامُوْا

نوٹ : اَلرِّجَالُ قَامَتْ کے تحت اساتذہ فرماتے ہیں کہ جمع مکسر واحد مؤنث کے حکم میں ہے۔اسی وجہ سے اَلْاَبْوَابُ مُغْلَقَةٌ مذکورہ مثال درست ہے۔ اگرچہ مبتدا و خبر میں مطابقت نہیں ہے۔

(۸) قانون : جب فعل کا فاعل اسمِ ظاہر جمع مؤنث سالم ہو تو فعل کا مذکر و مؤنث لانا دونوں جائز ہیں۔ جیسے : قَامَتْ مُسْلِمَاتٌ ، قَامَ مُسْلِمَاتٌ

فعلِ مجہول کا عمل :

یہ فاعل کی جگہ مفعول بِہٖ کو رفع دیتا ہے اور بقیہ چھ (۶) اسموں کو نصب دیتا ہے۔ فعلِ مجہول کا دوسرا نام فعلِ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (ایسا فعل جسکا فاعل ذکر

www.waseemziyai.com

نہ کیا گیا ہو) ہے۔ اور مفعولِ بِہٖ جو فاعل کی جگہ پر لایا گیا ہے اُس کو نائب فاعل اور مفعولِ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ (ایسا مفعول جسکا فاعل ذکر نہ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔ جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَأْدِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ۔ (زید جمعہ کے دن امیر کے سامنے بندھا ہوا اُس کے گھر میں ادب سکھانے کے لئے لکڑی کے ساتھ بہت مارا گیا)۔ مذکورہ مثال میں زیدٌ نائب فاعل یعنی مفعولِ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ ہے۔ بقیہ کلمات دیگر منصوبات ہیں۔

فعل مُتَعَدِّی کی اقسام

فعلِ مُتَعَدِّی کی چار (۴) قسمیں ہیں۔

(۱) **فعلِ مُتَعَدِّی بیک مفعول**: وہ فعل جس کو ایک مفعول بِہٖ کی ضرورت ہو۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

(۲) **فعلِ مُتَعَدِّی بدو مفعول ایک پر اکتفاء جائز**: یعنی وہ فعل جس کو دو مفعول بِہٖ کی ضرورت ہو اور اُن میں سے ایک مفعول بِہٖ پر اکتفاء جائز ہو۔ جیسے: اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا۔ یہاں اَعْطَیْتُ زَیْدًا اور اَعْطَیْتُ دِرْھَمًا دونوں جائز ہیں۔

(۳) **مُتَعَدِّی بدو مفعول ایک پر اکتفاء ناجائز**: یعنی وہ فعل جس کو دو مفعول بِہٖ کی ضرورت ہو اور اُن میں سے ایک مفعول بِہٖ پر اکتفاء ناجائز ہو۔ اور یہ افعالِ قلوب میں ہوگا۔

www.waseemziyai.com

افعالِ قلوب: افعال قلوب سات (۷) ہیں۔ (۱) عَلِمْتُ (۲) رَأَیْتُ (۳) وَجَدْتُّ (۴) خِلْتُ (۵) حَسِبْتُ (۶) ظَنَنْتُ (۷) زَعَمْتُ

جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً (میں نے زید کو فاضل یقین کیا)

(۴) مُتَعَدِّی بسہ مفعول: یعنی وہ فعل جس کو تین مفعولِ بہ کی ضرورت ہو اور وہ نحوِ میر میں سات (۷) کلمات ہیں۔ (۱) اَعْلَمَ (۲) اَرٰی (۳) اَنْبَأَ (۴) نَبَّأَ (۵) اَخْبَرَ (۶) خَبَّرَ (۷) حَدَّثَ

جیسے: اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا (اللہ نے زید کو عمر کا فاضل ہونا بتایا)

نوٹ: بابِ عَلِمْتُ کے دوسرے مفعول کو، بابِ اَعْلَمْتُ کے تیسرے مفعول کو، مفعول لَہٗ اور مفعول معہ کو فاعل کی جگہ نہیں رکھ سکتے۔ یعنی نائب فاعل نہیں بنا سکتے۔ ان چار کے علاوہ دوسرے مفاعیل کو فاعل کی جگہ رکھ سکتے ہیں۔

بابِ اَعْطَیْتُ میں دوسرے مفعول کے مقابلہ میں پہلے مفعول کو نائبِ فاعل بنانا زیادہ بہتر ہے۔

افعالِ ناقصہ

افعال ناقصہ سترہ (۱۷) ہیں۔ (۱) کَانَ (۲) صَارَ (۳) ظَلَّ (۴) بَاتَ (۵) اَصْبَحَ (۶) اَضْحٰی (۷) اَمْسٰی (۸) عَادَ (۹) اٰضَ (۱۰) غَدَا (۱۱) رَاحَ (۱۲) مَازَالَ (۱۳) مَاانْفَکَّ (۱۴) مَابَرِحَ (۱۵) مَافَتِئَ (۱۶) مَادَامَ (۱۷) لَیْسَ

www.waseemziyai.com

ناقصہ کہنے کیوجہ : یہ افعال صرف فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔اسی سبب سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔

عمل : یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا ان کا اسم، خبر ان کی خبر کہلاتی ہے۔ جیسے : كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) مذکورہ مثال میں زَيْدٌ کان کا اسم اور مرفوع ہے قائمًا کان کی خبر اور منصوب ہے۔

نوٹ: افعال ناقصہ میں سے بعض افعال بعض صورتوں میں صرف فاعل پر پورے ہو جاتے ہیں یعنی خبر کی ضرورت نہیں ہو گی، اُس وقت اُن کو تامہ کہتے ہیں۔ جیسے : كَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) کان کبھی زائدہ بھی ہوتا ہے۔

كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا کی ترکیب: كَانَ فعلِ ناقص، زیدٌ اس کا اسم، قَائِمًا خبر، كَانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعالِ مُقَارَبہ

وہ افعال جو خبر کو اسم سے قریب کرنے کیلئے وضع کیئے گئے ہوں۔ افعالِ مقاربہ چار (۴) ہیں۔ (۱) عَسٰی (۲) كَادَ (۳) كَرَبَ (۴) اَوْشَكَ

عمل: یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مگر اِن کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہو گی۔ کبھی اَنْ مصدریہ کے ساتھ۔ جیسے : عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ (زید کا نکلنا قریب ہے) اور کبھی بغیر اَنْ کے۔ جیسے : عَسٰی زَيْدٌ يَّخْرُجُ (قریب ہے کہ زید نکلے گا) کبھی عَسٰی تامہ بھی ہوتا ہے۔

www.waseemziyai.com

جیسے: عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ۔ مذکورہ مثال میں اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدًا عَسٰی کا فاعل ہے اور محلًا مرفوع ہے۔

عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ کی ترکیب: عَسٰی فعلِ مقارب، زَیْدٌ اس کا اسم، اَنْ مصدریہ ناصبہ، یَخْرُجُ اثبات فعلِ مضارع معروف اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے زَیْدٌ، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر اَنْ کی وجہ سے بتاویلِ مصدر خبر، عَسٰی اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی ترکیب: عَسٰی فعلِ مقارب (فعل تام)، اَنْ مصدریہ ناصبہ، یَبْعَثَ فعل مضارع، كَ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اوّل، رَبُّكَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، مَقَامًا مَّحْمُوْدًا موصوف صفت ملکر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اَنْ کی وجہ سے بتاویلِ مصدر خبر، عَسٰی فعلِ مقارب (فعل تام) اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعالِ مدح وذَمّ

وہ افعال جو کسی کی تعریف یا بُرائی ثابت کرنے کے لئے وضع کیئے گئے ہوں۔ یہ چار (۴) ہیں۔ (۱) نِعْمَ (۲) حَبَّذَا۔ مذکورہ دونوں افعال، مدح کے لئے آتے ہیں۔ (۳) بِئْسَ (۴) سَاءَ۔ مذکورہ افعال، ذم کے لئے آتے ہیں ان افعال کا ایک فاعل ہوگا اور فاعل کے بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہوگا۔

www.waseemziyai.com

جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔ (زید اچھا مرد ہے) مذکورہ مثال میں الرَّجُلُ فاعل اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

فاعل بننے کے لئے شرائط: تین میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) فاعل معرف باللام ہوگا۔ جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھا مرد ہے)

(۲) یا مضاف ہو معرف باللام کی طرف۔ جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ (زید قوم کا اچھا ساتھی ہے)

(۳) یا فاعل ایسی ضمیرِ مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ لائی گئی ہو۔ جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ۔ (اچھا مرد زید ہے)

مذکورہ مثال میں نِعْمَ کا فاعل هُوَ کی ضمیر ہے جو نِعْمَ میں مستتر ہے اور رَجُلًا منصوب تمیز۔

حَبَّذَا زَیْدٌ میں حَبَّ فِعْلِ مَدْح، ذَا فاعل اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح۔

نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی ترکیب: نِعْمَ فعلِ مدح، الرَّجُلُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبرِ مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبرِ مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

افعالِ تَعَجُّب

فعلِ تعجب وہ فعل ہے جو انشائے تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہو اور ثلاثی مجرّد کے ہر اُس مصدر سے آتے ہیں جس میں لون (رنگ) اور عیب کے معنی نہ ہوں۔ یہ

www.waseemziyai.com

افعال فاعل کو رفع اور مفعولِ بہ کو نصب دیتے ہیں۔ فعل تعجب کے دو اوزان ہیں۔

(۱) مَا اَفْعَلَهٗ (۲) وَاَفْعِلْ بِهٖ

مَااَفْعَلَهٗ کی وضاحت: جیسے: مَا اَحْسَنَ زَيْدًا ۔ (کس چیز نے زید کو حُسن والا کر دیا) مذکورہ مثال میں مَا اَیُّ شَیْءٍ (کس چیز نے) کے معنی میں ہے۔ مَا ترکیب میں مبتدا ہے، مبنی ہونے کی وجہ سے محلًا مرفوع ہے۔ اَحْسَنَ زَيْدًا میں ھُوَ کی ضمیر جو راجع بسوئے مَا ہے فاعل، زَيْدًا مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَفْعِلْ بِهٖ کی وضاحت: جیسے: اَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید حسن والا ہو گیا) مذکورہ مثال میں اَحْسِنْ صیغہ امر ہے۔ لیکن اَحْسِنْ فعل ماضی کے معنی میں ہے۔ بازائدہ (کوئی معنی نہیں) ہے۔ زید لفظًا مجرور معنیً مرفوع فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ عربی میں مذکورہ مثال کا ترجمہ اس طرح کیا جاتا ہے۔ صَارَ زَيْدٌ ذَا حُسْنٍ (زید حُسن والا ہو گیا)

نوٹ: افعالِ تعجب کے استعمال کا مقصد کسی انوکھی چیز کو دیکھ کر حیرانگی اور تعجب کا اظہار کرنا ہے۔

اسمائے عاملہ

اسماء عاملہ گیارہ ہیں۔

(۱) اسماءِ شرطیہ (۲) اسماءِ افعال بمعنی فعلِ ماضی

www.waseemziyai.com

(۳) اسماءِ افعال بمعنی امر حاضر (۴) اسمِ فاعل (۵) اسمِ مفعول

(۶) صفتِ مشبہ (۷) اسمِ تفضیل (۸) مصدر

(۹) اسمِ مضاف (۱۰) اسمِ تام (۱۱) اسماءِ کنایہ

(۱) اسماءِ شرطیہ بمعنی اِنْ:

یہ نو (۹) کلمات اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہو کر دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں، پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

(۱) مَنْ۔ جیسے: مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جسکو تو مارے گا میں ماروں گا)

(۲) مَا۔ جیسے: مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو تو کرے گا میں کروں گا)

(۳) اَیْنَ۔ جیسے: اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

(۴) مَتٰی۔ جیسے: مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ (جب تو کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا)

(۵) اَیُّ۔ جیسے: اَیَّ شَیْءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ (جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا)

(۶) اَنّٰی۔ جیسے: اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ (جہاں تو لکھے گا میں لکھوں گا)

(۷) اِذْمَا۔ جیسے: اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا)

(۸) حَیْثُمَا۔ جیسے: حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ (جہاں کا تو قصد کرے گا میں قصد کروں گا)

(۹) مَهْمَا۔ جیسے: مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جب تو بیٹھے گا تب میں بیٹھوں گا)

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ کی ترکیب: مَنْ شرطیہ جازمہ مفعولِ بہ مقدم تَضْرِبْ فعل کا، تَضْرِبْ اِثبات فعل مضارع معروف صغیہ واحد مذکر حاضر اس میں اَنْتَ کی ضمیر

www.waseemziyai.com

مرفوع متصل مستتر فاعل ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ، اَضْرِبْ اِثبات فعل مضارع معروف صغیہ واحد متکلم اس میں اَنَا کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲)(۳)اسماءِ افعال:

وہ اسماء ہے جو افعال کے معنی میں ہو یعنی لفظًا اسم اور معنًی فعل ہونگے۔ان کی دو (۲) قسمیں ہیں۔ (۱) بمعنی ماضی (۲) بمعنی امر حاضر

(۱)بمعنی ماضی : جیسے : هَيْهَاتَ وہ دور ہوا۔ شَتَّانَ وہ جدا ہوا۔ سَرْعَانَ اس نے جلدی کی۔ یہ اسماءِ افعال بمعنی ماضی فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے : هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ۔ عید کا دن دور ہے۔ مذکورہ مثال میں يَوْمُ الْعِيْدِ فاعلیت کی بناء پر مرفوع ہے۔

هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ کی ترکیب: هَيْهَاتَ اسم فعل بمعنی بَعُدَ فعل ماضی، يَوْمُ مضاف، الْعِيْدِ مضاف الیہ ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل ، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲)بمعنی امر حاضر: جیسے : رُوَيْدَ (تو مہلت دے) بَلْهَ (تو چھوڑ) حَيَّهَلْ (تو آ) عَلَيْكَ (تولازم پکڑ) دُوْنَكَ (تو پکڑ) هَا (تو پکڑ)

رُوَيْدَ زَيْدًا (تو زید کو مہلت دے) مذکورہ مثال میں زیدًا مفعولیت کی بناپر منصوب

www.waseemziyai.com

ہے۔

رُوَیْدَ زَیْدًا کی ترکیب: رُوَیْدَ اسمِ فعل بمعنی اَمْہِلْ فعل امر حاضر، اس میں اَنْتَ کی ضمیر اس کا فاعل، زیدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۴) اسمِ فاعل:

اسمِ فاعل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دالالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطریقِ حدوث قائم ہو۔ جیسے: ضارِبٌ

اسمِ فاعل کا عمل: اسمِ فاعل اُس فعل معروف والا عمل کرے گا جس سے مشتق ہے۔ جیسے: قَائِمٌ قَامَ والا، ضَارِبٌ ضَرَبَ والا اور عَالِمٌ عَلِمَ والا عمل کرے گا۔ یعنی اگر لازم ہے تو فاعل کو رفع دیگا، اور چھ اسم (مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ، مفعولِ لہ، مفعولِ معہ، حال اور تمیز) کو نصب دیگا۔ اگر متعدی ہے تو فاعل کو رفع دیگا اور سات اسم (مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ، مفعولِ لہ، مفعولِ معہ، مفعولِ بہ، حال اور تمیز) کو نصب دیگا۔ جیسے: زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا (زید کہ اس کا باپ عَمرو کو مارتا ہے) مذکورہ مثال میں اَبُوْہُ فاعل (ضَارِبٌ کا) اور عَمْرًوا مفعولِ بہ ہے۔

عمل کے لئے شرائط: اسم فاعل کے عمل کرنے کے لئے دو شرائط ہیں۔

(۱) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو، ماضی کے معنی میں نہ ہو۔

(۲) چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

www.waseemziyai.com

چھ(۶) چیزیں: (۱) مبتدا۔ جیسے لازم کی مثال: زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ (زید کے اس کا باپ کھڑا ہے) اور متعدی کی مثال: زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا (زید کہ اس کا باپ عَمرو کو مارتا ہے) مذکورہ مثالوں میں زَیْدٌ مبتدا ہے۔

(۲) موصوف۔ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْرًا (میں گذرا ایسے مرد کے قریب سے جس کا باپ بکر کو مارتا ہے) مذکورہ مثال میں رَجُل موصوف ہے۔

(۳) موصول۔ جیسے: جَآءَنِیْ الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًا (آیا میرے پاس وہ جس کا باپ عمر کو مارتا ہے) مذکورہ مثال میں الف ولام اسمِ موصول ہے۔

(۴) ذوالحال۔ جیسے: جَآءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہوتا ہے) مذکورہ مثال میں رَاکِبًا اسمِ فاعل اور زَیْدٌ ذوالحال ہے۔

(۵) ہمزہ استفہام۔ جیسے: أَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا (کیا زید عمر کو مارتا ہے)

(۶) حرفِ نفی۔ جیسے: مَاقَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑا نہیں ہوتا ہے)

زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ کی ترکیب: زَیْدٌ مبتدا قَائِمٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اَبُوْ مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مرکبِ اضافی ہو کر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جَاءَنِیْ الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًا کی ترکیب: جَآءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم مفعول بہ مقدم، اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول، ضَارِبُ اسمِ فاعل

www.waseemziyai.com

(شبہ فعل)، اَبُوْہُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، عَمْرًا مفعولِ بہ، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعلِ مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۵)اسمِ مفعول:

اسمِ مفعول وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ

اسمِ مفعول کا عمل: اسمِ مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے جیسے: مَضْرُوْبٌ ضُرِبَ والا اور مَعْلُوْمٌ عُلِمَ والا عمل کرے گا۔ یعنی نائب فاعل (جو پہلے مفعول بہ تھا) کو رفع دیگا، اور بقیہ چھ اسموں کو نصب دیگا۔

عمل کے لئے شرائط: اسمِ مفعول کے عمل کرنے کے لئے بھی دو شرائط ہیں۔

(۱) اسمِ مفعول حال یا استقبال کے معنی میں ہو، ماضی کے معنی میں نہ ہو۔

(۲) چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

چھ(۶) چیزیں: (۱) مبتدا (۲) موصوف (۳) موصول (۴) ذوالحال (۵) ہمزہ استفہام (۶) حرفِ نفی۔

جیسے: زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (زید کہ اُس کا باپ مارا جاتا ہے) مذکورہ مثال میں اَبُوْہُ (مَضْرُوْبٌ اسمِ مفعول کا) نائب فاعل ہے، اس لئے مرفوع ہے۔

زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ کی ترکیب: زَيْدٌ مبتدا، مَضْرُوْبٌ اِسمِ مفعول (شبہ فعل)،

www.waseemziyai.com

اَبُوْہُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل، اسمِ مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۶)صفت مشبہ:

وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہو اور معنی مصدری بطور ثبوت قائم ہو۔ جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)

صفت مشبہ کا عمل: صفتِ مشبہ کا عمل اپنے فعلِ لازم کی طرح ہے یعنی فاعل کو رفع چھ اسموں کو نصب دیگا۔ اور عمل کے لیے ایک شرط کا پایا جانا ضروری ہے۔ یعنی پانچ چیزوں میں سے ایک پر اعتماد ہو۔ **(۱) مبتدا** جیسے: زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (زید کہ اس کا غلام حسین ہے) مذکورہ مثال میں حَسَنٌ صفتِ مشبہ اور زَیْدٌ مبتدا ہے۔ **(۲) موصوف** جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (میرے پاس ایسا مرد آیا جس کا غلام حَسین ہے) **(۳) ذوالحال** جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ حَسَنًا غُلَامُہٗ (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس غلام حسین ہے) **(۴) ہمزہ استفہام** جیسے: اَحَسَنٌ زَیْدٌ (کیا زید حسین ہے) **(۵) حرفِ نفی** جیسے: مَا حَسَنٌ زَیْدٌ (زید حسین نہیں ہے)

زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ کی ترکیب: زَیْدٌ مبتدا، حَسَنٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل)، غُلَامُہٗ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

www.waseemziyai.com

(۷) اسم تفضیل:

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی دوسرے کے اعتبار سے زیادہ پایا جائے۔ جیسے: زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَکْرٍ (زید بکر سے زیادہ علم والا ہے)

اسم تفضیل کا استعمال: تین طرح سے ہوتا ہے۔

(۱) مِنْ کے ساتھ۔ جیسے: زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عَمرو سے افضل ہے)

(۲) معرف باللام۔ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (میرے پاس افضل زید آیا)

(۳) مضاف۔ جیسے: زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے افضل ہے)

اسم تفضیل اپنے فاعل میں عمل کرتا ہے وہ اکثر اس کی ضمیر ہوتی ہے جو اسم تفضیل میں مستتر ہوتی ہے۔

زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو کی ترکیب: زَیْدٌ مبتدا، اَفْضَلُ اسم تفضیل (شبہ فعل)، اس میں ھُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدا فاعل، مِنْ حرفِ جارّ عَمْرٍو مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ لغو متعلّق ہو اَفْضَلُ کا، اَفْضَلُ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلّق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) مصدر:

مصدر وہ اسم ہے جو معنی حَدَثْ میں دلالت کرتا ہے اور اُس سے افعال نکلے۔

www.waseemziyai.com

جیسے : ضَرْبٌ۔

عمل : مصدر اپنے فعل کا عمل کرتا ہے بشرط یہ کہ مفعول مطلق نہ ہو۔ ضَرْبٌ ضَرَبَ والا قِیَامٌ قَامَ والا عِلْمٌ عَلِمَ والا

نوٹ : مصدر اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے : اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا۔ (زید کا عَمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا کی ترکیب : اَعْجَبَ اِثبات فعلِ ماضی معروف، نون وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم مفعولِ بہ مقدم، ضَرْبُ مصدر مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ لفظًا، فاعل محلًا، عَمْرًوا مفعولِ بہ، مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر فاعلِ مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۹) اسمِ مضاف :

مضاف ایسا اسم ہے جو اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) **اضافتِ لامیہ** : غُلَامُ زَیْدٍ اَیْ غُلَامٌ لِزَیْدٍ۔

(۲) **اضافتِ مِنّی** : خَاتَمُ فِضَّةٍ اَیْ خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ۔

(۳) **اضافتِ فِیْ** : صَلٰوةُ اللَّیْلِ اَیْ صَلٰوةٌ فِی اللَّیْلِ۔

نوٹ : مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو تو اضافتِ منّی اور اسے اضافتِ بیانیہ بھی

www.waseemziyai.com

کہتے ہیں۔ اگر مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف واقع ہو تو اضافتِ فی اگر دونوں صورتیں نہ پائی جائیں تو اضافتِ لامیہ

(۱۰)اسمِ تام:

وہ اسم ہے جو پانچ چیزوں یعنی نونِ تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ جمع، نونِ مشابہ بالجمع اور اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تام ہو جائے۔ تام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے اُس کی اضافت کسی اور کی طرف نہیں ہو سکتی۔

اسمِ تام کا عمل: اسمِ تام تمییز کو نصب دیتا ہے۔

مثالیں:

(۱) **نونِ تنوین کی مثال** ۔ مَافِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا۔ مذکورہ مثال میں رَاحَةٍ نے تنوین کے ساتھ تام ہو کر سَحَابًا کو تمییز کی بناپر نصب دیا۔

(۲) **نونِ تثنیہ کی مثال** ۔ عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا مذکورہ مثال میں قَفِیْزَانِ نے نونِ تثنیہ کے ساتھ تام ہو کر بُرًّا کو تمییز کی بناپر نصب دیا۔

(۳) **نونِ جمع کی مثال** ۔ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا (کیا ہم تم کو ان لوگوں کے متعلق آگاہ کریں جو اعمال کے اعتبار سے خسارے میں ہیں) مذکورہ مثال میں اَخْسَرِیْنَ نے نونِ جمع کے ساتھ تام ہو کر اَعْمَالًا کو تمییز کی بناپر نصب دیا۔

(۴) **نونِ مشابہ بالجمع کی مثال** ۔ عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا مذکورہ مثال میں

www.waseemziyai.com

عِشْرُوْنَ نے نون مشابہ بالجمع کے ساتھ تام ہو کر دِرْهَمًا کو تمیز کی بناپر نصب دیا۔

(۵) اضافت کی مثال ۔ عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا ۔ مذکورہ مثال میں مِلْؤُهٗ نے اضافت کے ساتھ تام ہو کر عَسَلًا کو تمیز کی بناپر نصب دیا۔

(۱۱) اسماءِ کنایہ:

وہ اسماء ہیں جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) کنایہ از عدد (۲) کنایہ از حدیث

کنایہ از عدد : اس کے لئے کلامِ عرب میں دو لفظ آتے ہیں کَمْ اور کَذَا

کنایہ از حدیث : اس کے لئے بھی کلامِ عرب میں دو لفظ آتے ہیں کَیْتَ اور ذَیْتَ

کم کی اقسام : کم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ

(۱) کم استفہامیہ: جس کے ذریعہ عدد مبہم کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۲) کم خبریہ: جس کے ذریعہ عدد مبہم کے بارے میں خبر دی جائے۔

کم استفہامیہ کے معنی ہیں کتنا، کم خبریہ کے معنی ہیں بہت سا اور کذا کے معنی ہیں اتنا۔

کم استفہامیہ اور کذا کا عمل: کم استفہامیہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز مفرد ہوگی۔ جیسے : کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تمہارے پاس کتنے درھم ہیں) اور کَذَا بھی اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے : عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درھم ہیں)

www.waseemziyai.com

کم خبریہ کا عمل: جو کثرت کے معنی بتانے کے لیے آتا ہے اس کی تمیز مجرور ہو گی۔ اور تمیز مفرد و جمع دونوں طرح استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (میں نے بہت سا مال خرچ کیا) کَمْ رِجَالٍ عِنْدِیْ (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

نوٹ: کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ حرف جارّ آتا ہے۔ جیسے: کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ کی ترکیب: کم استفہامیہ مُمَیَّز، دِرهَمًا تمیز، مُمَیَّز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا، عِنْدَ اسمِ ظرف مفعول فیہ ثابتٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) مقدر کا مضاف، كَ ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ، ثابتٌ اسمِ فاعل (شبہ فعل) اس میں هُوَ کی ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

کَمْ رَكْعَةً صَلَّيْتَ (تم نے کتنی رکعتیں پڑھیں) کی ترکیب: کم استفہامیہ مُمَیَّز، رَكْعَةً تمیز، مُمَیَّز اپنی تمیز سے ملکر مفعول بہ مقدم، صَلَّيْتَ اثبات فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر تَ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عوامل معنویہ

عوامل معنویہ وہ عوامل ہیں جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ دو قسمیں ہیں۔

www.waseemziyai.com

(۱) ابتداء (۲) خلوِّ فعلِ مضارع از نواصب وجوازم۔

ابتداء : ابتداء سے مراد اسم کا عواملِ لفظیہ سے خالی ہونا ہے۔ ابتداء مبتدا و خبر دونوں کو رفع دیتا ہے۔ جیسے : زَیْدٌ عَالِمٌ۔ مذکورہ مثال میں زَیْدٌ مبتدا اور ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے، اور عَالِمٌ خبر اور ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے، معلوم ہوا مبتداء اور خبر میں عامل معنوی ہے۔

نوٹ : یہاں دو مذہب اور ہیں۔

(۱) مبتداء میں عامل ابتداء اور خبر میں مبتداء ہے۔ معلوم ہوا مبتداء میں عامل معنوی اور خبر میں لفظی۔

(۲) مبتداء اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہیں۔ معلوم ہوا اس مذہب کے مطابق مبتداء اور خبر میں عامل معنوی نہیں بلکہ لفظی ہے۔

خلوِّ فعلِ مضارع از نواصب وجوازم: یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے : یَضْرِبُ زَیْدٌ مذکورہ مثال میں یَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ عواملِ نواصب وجوازم سے خالی ہے۔

نوٹ : کل عوامل سو (۱۰۰) ہیں، ۹۸ لفظی اور دو (۲) معنوی ہیں۔

توابع کا بیان

توابع تابع کی جمع ہے۔

تابع : ہر وہ دوسرا لفظ ہے جو اپنے پہلے لفظ کے اعراب میں موافق ہو۔ اور دونوں کے

www.waseemziyai.com

اعراب ایک ہی وجہ سے ہو۔

وضاحت: پہلے لفظ کو متبوع اور دوسرے کو تابع۔ اعراب ایک ہی وجہ سے ہو یعنی اگر پہلا لفظ فاعلیت کی بناپر مرفوع ہے تو دوسرا بھی فاعلیت ہی کی بناپر مرفوع ہو۔ اگر پہلا لفظ مفعولیت کی بناپر منصوب ہے تو دوسرا بھی مفعولیت ہی کی بناپر منصوب ہو۔ زَیْدٌ عَالِمٌ کا تعلق تابع متبوع سے نہیں ہے۔ کیونکہ اگرچہ اعراب ایک جیسے ہیں لیکن اعراب ایک جہت سے نہیں ہیں، زَیْدٌ میں رفع مبتدا کی وجہ سے اور عَالِمٌ میں رفع خبر کی وجہ سے ہے۔

جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ عَالِمٌ کا تعلق تابع متبوع سے ہے۔ کیونکہ اعراب ایک جیسے ہیں اور اعراب کی جہت بھی ایک ہے، یعنی رَجُلٌ عَالِمٌ دونوں پر رفع فاعلیت کی بناپر آیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے رَجُلٌ پر اعراب بلاواسطہ اور عَالِمٌ پر بالواسطہ، اسی لیے متبوع کے اعراب بالاصالت کہلاتے ہیں اور تابع کے اعراب بالتبع۔

تابع کا حکم: تابع ہمیشہ اعراب میں متبوع کے موافق ہوتا ہے۔ یعنی اگر متبوع مرفوع ہو تو تابع بھی مرفوع ہوگا، اگر متبوع منصوب ہو تو تابع بھی منصوب ہوگا اور اگر متبوع مجرور ہو تو تابع بھی مجرور ہوگا۔

تابع کی اقسام: تابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بحرف (۵) عطفِ بیان

www.waseemziyai.com

صفت:

صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اُس کے متبوع (موصوف) یا متبوع کے متعلِق میں ہو۔

پہلی قسم کی مثال: جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس وہ شخص آیا جو عالم ہے) مذکورہ مثال میں عَالِمٌ اُس معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس کے متبوع یعنی رَجُلٌ میں ہے۔

دوسری قسم کی مثال: جَآءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (میرے پاس وہ شخص آیا جس کا غلام حَسین ہے) مذکورہ مثال میں حَسَنٌ اُس معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس کے متبوع (رَجُلٌ) کے متعلِق یعنی غلام میں ہے۔

متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں تابع یعنی صفت اپنے متبوع کے دس چیزوں میں موافق ہوگا۔

(۱) تعریف (۲) تنکیر (۳) تذکیر (۴) تانیث (۵) اِفراد
(۶) تثنیہ (۷) جمع (۸) رفع (۹) نصب (۱۰) جر

لیکن بیک وقت اُن میں سے چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔

دوسری قسم میں تابع اپنے متبوع کے پانچ چیزوں میں موافق ہوگا۔

(۱) تعریف (۲) تنکیر (۳) رفع (۴) نصب (۵) جر

لیکن بیک وقت اُن میں سے دو چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔

www.waseemziyai.com

کبھی صفت جملہ خبریہ ہوتی ہے اس وقت جملہ میں ضمیرِ عائد کا ہونا ضروری ہے اور وہ ضمیر موصوف کی طرف لوٹے گی۔ جملہ حکماً نکرہ ہوتا ہے، اس لئے جملہ معرفہ کی صفت نہیں بنے گا۔ جیسے: جَآءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ ۔ مذکورہ مثال میں رَجُلٌ موصوف اَبُوْہُ عَالِمٌ جملہ اسمیہ خبریہ صفت ہے اور ہٗ ضمیرِ عائد جو لوٹتی ہے رَجُلٌ نکرہ موصوفہ کی طرف۔

نوٹ: کلام میں مقصود متبوع (موصوف) ہوتا ہے۔ اور ضمیر موصوف و صفت نہیں بن سکتی۔

جَآءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نون وقایہ یاء ضمیرِ منصوب متصل واحد متکلم مفعولِ بہ مقدم رَجُلٌ موصوف حَسَنٌ صفتِ مشبہ (شبہ فعل) اَبُوْ مضاف، ہٗ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف (رَجُلٌ) اپنی صفت سے ملکر فاعلِ مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تاکید:

تاکید کے لغوی معنی پختہ کرنا ہیں تاکید وہ تابع ہے جو نسبت یا شمول میں متبوع کو ثابت کرے گا تاکہ سننے والے کو کوئی شک نہ رہے۔

نسبت کی مثال: جَآءَنِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ مذکورہ مثال میں زیدِ اول مُؤَکَّد اور زیدِ ثانی

www.waseemziyai.com

تاکید اور مُؤَکِّد کہلائے گا۔ تاکید نے یہ ثابت کیا کہ زید کے آنے میں کوئی شک نہیں۔

شمول کی مثال: جَآءَنِیْ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ مذکورہ مثال میں الْقَوْمُ مُؤَکَّد اور کُلُّ تاکید اور مُؤَکِّد کہلائے گا۔ تاکید نے یہ واضح کیا کہ قوم کے سارے افراد آئے ہیں۔

تاکید کی دو(۲) قسمیں ہیں: (۱) تاکیدِ لفظی (۲) تاکیدِ معنوی

تاکیدِ لفظی : لفظی تاکید سے مراد لفظوں کی تکرار ہے۔ جیسے: زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ، ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ۔

تاکیدِ معنوی: وہ تاکید ہے جو آٹھ الفاظ میں سے کسی سے حاصل ہو۔ وہ آٹھ (۸) الفاظ یہ ہیں۔ (۱) نَفْسٌ (۲) عَیْنٌ (۳) کَلا وکِلْتَا (۴) کُلٌّ

(۵) اَجْمَعُ (۶) اَکْتَعُ (۷) اَبْتَعُ (۸) اَبْصَعُ

نَفْسٌ اور **عَیْنٌ** واحد اور جمع کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں انکے آخر میں ضمیر ہو گی جو مُؤَکَّد کے مطابق ہو گی اور یہ دو کلمات بھی مُؤَکَّد کے مطابق ہونگے لیکن اگر مُؤَکَّد تثنیہ ہے تو نَفْسٌ اور عَیْنٌ واحد، تثنیہ یا جمع تینوں طرح استعمال ہو سکتے ہیں۔ جیسے: جَآءَ زَیْدٌ نَفْسُہٗ وَعَیْنُہٗ ، جَآءَ زَیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا وَاَعْیُنُھُمَا (تثنیہ کی صورت میں تاکید واحد، تثنیہ یا جمع تینوں طرح استعمال جائز ہے) جَآءَ زَیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ وَاَعْیُنُھُمْ

کِلَا تثنیہ مذکر اور **کِلْتَا** تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے: جَآءَنِیْ

www.waseemziyai.com

الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا (میرے پاس دونوں مرد آئے)، جَاءَتْنِيْ الْمَرْءَ تَانِ كِلْتَاهُمَا (میرے پاس دونوں عورتیں آئیں)

كُلٌّ اور **اَجْمَعُ** واحد اور جمع کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ اور كُلٌّ کے بعد ضمیر ہوگی جو مُؤَكَّد کے مطابق ہوگی۔ جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهٗ (میں نے پورا غلام خریدا) اور اَجْمَعُ کا صیغہ مُؤَكَّد کے مطابق ہوگا۔ جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ اَجْمَعَ (میں نے پورا غلام خریدا)

اَكْتَعُ، اَبْتَعُ اور **اَبْصَعُ** بھی تاکید لے لئے آتے ہیں، لیکن اَجْمَعُ کے تابع ہیں یعنی اَجْمَعُ کے بغیر استعمال نہیں ہونگے، اور نہ ہی اَجْمَعُ پر مقدم ہونگے۔ جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ (میرے پاس تمام قوم آئی)

نوٹ: کلام میں مقصود متبوع (مُؤَكَّد) ہوتا ہے۔

اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهٗ کی ترکیب: اِشْتَرَيْتُ اثبات فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، تُ ضمیرِ مرفوع متصل بارز فاعل، العَبْدَ مؤَكَّد، كُلَّ مضاف، هٗ ضمیرِ مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے ملکر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بدل:

وہ تابع ہے جس کی طرف اُس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہو۔ لیکن نسبت میں تابع (بدل) مقصود ہوگا۔ جیسے: جَآءَ زَيْدٌ

www.waseemziyai.com

اَخُوْكَ (تمہارا بھائی زید آیا) مذکورہ مثال میں زَیْدٌ مُبْدَل مِنْہ ہے اور اَخُوْكَ بدل ہے اور نسبت میں مقصود اَخُوْكَ ہے۔

بدل کی چار(۴) قسمیں ہیں:

(۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط

(۱) بدل الکل: وہ بدل ہے کہ اس کا مدلول مُبْدَل مِنْہ کا عین ہو۔ جیسے: جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ (میرے پاس تمہارا بھائی زید آیا) مذکورہ مثال میں اَخُوْكَ زَیْدٌ سے بدلِ کل ہے کیونکہ اَخُوْكَ جس ذات پر دلالت کرتا ہے، زَیْدٌ بھی اسی ذات پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول مُبْدَل مِنْہ کے مدلول کا جز ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُہٗ (زید کہ اس کا سر مارا گیا) مذکورہ مثال میں رَاْسُہٗ زَیْدٌ سے بدلِ بعض ہے کیونکہ رَاْسُہٗ کا مدلول زَیْدٌ کے مدلول کا جزء ہے۔

(۳) بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول مُبْدَل مِنْہ کا متعلِق ہو۔ جیسے: سُرِقَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ (زید کہ اس کا کپڑا چرایا گیا)۔ مذکورہ مثال میں ثَوْبُہٗ زَیْدٌ سے بدلِ اشتمال ہے کیونکہ ثَوْبُہٗ مُبْدَل مِنْہ کا متعلِق ہے۔

(۴) بدل الغلط: وہ لفظ ہے جس کو غلطی کے بعد ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے: مَرَرْتُ بِحِمَارٍ رَجُلٍ (میں گدھے کے قریب سے گزرا نہیں بلکہ مرد کے قریب سے) مذکورہ مثال میں رَجُلٍ بدلِ غلط ہے، کیونکہ متکلم مَرَرْتُ بِرَجُلٍ کہنا چاہتا تھا مگر غلطی سے

www.waseemziyai.com

حِمَارٍ کا لفظ نکل گیا۔

جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، نون وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم، مفعولِ بہ مقدم، زَیْدٌ مُبْدَل مِنْہ، اَخُوْ مضاف کَ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر بدل، مُبْدَل مِنْہ اپنے بدل سے ملکر فاعلِ مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عطف بحرف:

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ سے مقصود ہو اور حرفِ عطف کے بعد واقع ہو۔ جیسے: جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَبَکْرٌ (میرے پاس زید اور بکر آئے) مذکورہ مثال میں زَیْدٌ متبوع اور معطوف علیہ ہے اور بَکْرٌ تابع اور معطوف ہے۔ عطف بحرف کو عطفِ نسق بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: عطف بحرف میں تابع اور متبوع دونوں مقصود ہوتے ہیں۔

جَآءَ نِی زَیْدٌ وَ بَکْرٌ کی ترکیب: زَیْدٌ معطوف علیہ واؤ حرفِ عطف، بَکْرٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عَطْفِ بیان:

وہ تابع ہے جو صفت نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کو واضح کرتا ہے۔ جیسے:

www.waseemziyai.com

اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (ابو حفص یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی) مذکورہ مثال میں ابو حفص کنیت ہے اور ترکیب میں متبوع، معطوف علیہ و مُبَیَّن ہے اور عُمَرُ علم ہے اور ترکیب میں تابع و عطفِ بیان ہے۔

اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ کی ترکیب: اَقْسَمَ اثبات فعلِ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، باب اِفعال، باء حرفِ جارّ، اَللّٰہ اسمِ جلالت مجرور، جارّ اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ لغو متعلِق ہوا اَقْسَمَ فعل کا، اَبُوْ مضاف، حَفْصٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مُبَیَّن، عُمَرُ عطفِ بیان، مُبَیَّن اپنے عطفِ بیان سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلِق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حروفِ غیرِ عاملہ

حروفِ غیرِ عاملہ کی سولہ (۱۶) قسمیں ہیں۔

(۱) **حروفِ تنبیہ**: وہ حروف جن کے ذریعے متکلم مخاطب کو متنبہ کرتا ہے، تاکہ مخاطب متکلم کے بیان سے غافل نہ ہو، وہ تین (۳) ہیں۔ (۱) اَلَا (۲) اَمَا (۳) ھا

(۲) **حروفِ ایجاب**: وہ حروف جو کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں، وہ چھ (۶) ہیں۔ (۱) نَعَمْ (۲) بَلٰی (۳) اَجَلْ (۴) اِیْ (۵) جَیْرِ (۶) اِنَّ

(۳) **حروفِ تفسیر**: وہ حروف جو کسی مجمل اور مبہم بات کی وضاحت کریں، وہ دو (۲) ہیں۔ (۱) أَیْ (۲) اَنْ جیسے: اللہ تعالیٰ کا قول ہے، وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ (اور ہم نے اُسکو ندا دی یعنی اے ابراھیم)

www.waseemziyai.com

(۴) حروفِ مصدریہ : وہ حروف جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، وہ تین (۳) ہیں۔(۱) مَا (۲) اَنْ (۳) اَنَّ ، مَا اور اَنْ فعل پر داخل ہوتے ہیں اور فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

(۵) حروفِ تحضیض : وہ حروف جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، وہ چار ہیں۔(۱) اَلَّا (۲) هَلَّا (۳) لَوْلَا (۴) لَوْمَا

(۶) حرفِ تَوَقُّع : وہ قَدْ ہے، جب ماضی پر داخل ہوگا تو ماضی مطلق کو ماضی قریب بنادے گا اور تحقیق کا معنی دے گا۔ جیسے : قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا ہے) اگر مضارع پر داخل ہوگا تو تقلیل کا معنی دے گا۔ جیسے : قَدْ يَضْرِبُ (وہ کبھی مارتا ہے)

(۷) حروفِ استفہام : وہ تین (۳) ہیں۔(۱) مَا (۲) همزہ (۳) هَلْ۔

(۸) حرفِ ردع : وہ حرف جو مخاطب کو ڈانٹنے یا کسی کام سے باز رکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، وہ كَلَّا ہے، جیسے کسی نے کہا فَلَانٌ يُبْغِضُكَ (فلاں تجھ سے بغض رکھتا ہے) تو مخاطب نے کہا كَلَّا ہر گز نہیں یعنی ایسا نہ کہو، کبھی لفظِ كَلَّا حَقًّا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے : كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْن (یقیناً عنقریب تم لوگ جان لوگے)

(۹) تنوین : تنوین دراصل اُس نونِ ساکن کا نام ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کا تابع ہو اور فعل کی تاکید کے لئے نہ ہو، اسکی پانچ (۵) قسمیں ہیں۔ (۱) تنوینِ تَمَکُّن (۲) تنوینِ تَنْکِیْر (۳) تنوینِ عِوَض (۴) تنوینِ مقابلہ

www.waseemziyai.com

(۵) تنوینِ تَرَنُّم

تنوینِ تَمَکُّن : وہ تنوین جو اسم کے مُتَمَکِّن یعنی مُنْصَرِف ہونے کو بتائے۔ جیسے : زَیْدٌ

تنوینِ تنکیر : وہ تنوین جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتائے۔ جیسے : صَهٍ (تو کسی وقت خاموش ہو جا)

تنوینِ عِوَض : وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کو حذف کرنے کے بعد مضاف پر مضاف الیہ کے بدلے میں لائی جائے۔ جیسے : یَوْمَئِذٍ یہ اصل میں یَوْمَ إِذْ کَانَ کَذَا تھا۔ مذکورہ مثال میں إِذْ مضاف ہے اور کَانَ کَذَا مضاف الیہ ہے، مضاف الیہ کے عوض إِذْ کو تنوین دیا گیا تو یَوْمَئِذٍ ہو گیا، اسی طرح حِیْنَئِذٍ میں بھی تنوینِ عوض ہے۔

تنوینِ مقابلہ : وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے۔ جیسے : مُسْلِمَاتٌ۔

مذکورہ چاروں قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

تنوینِ تَرَنُّم : وہ تنوین ہے جو اشعار کے آخر میں خوبصورتی کے لئے لائی جاتی ہے۔ تنوین تَرَنُّم اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔

أَقِلِّيْ اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ ⟷ وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

(اے ملامت کرنے والی ملامت اور عتاب کم کر اور کہہ اگر میں درست کام کروں کہ

www.waseemziyai.com

تحقیق اس نے درست کام کیا) مذکورہ شعر میں اَلْعِتَابَنْ اور اَصَابَنْ پر تنوینِ تَرَنُّم ہے۔ جو اصل میں اَلْعِتَابَ اور اَصَابَ (فعلِ ماضی) تھے۔

(۱۰) **نونِ تاکید** : نونِ تاکید سے مراد نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ ہے جو فعلِ مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے : اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار)

(۱۱) **حروفِ زیادت** : وہ حروف جن کے حذف کرنے سے معنی میں خلل واقع نہ ہو اور وہ آٹھ (۸) ہیں۔(۱) اِنْ (۲) اَنْ (۳) مَا (۴) لَا (۵) مِنْ (۶) کاف (۷) با (۸) لام آخری چار حروف کا تعلق حروفِ جارہ سے ہے۔

(۱۲) **حروفِ شرط**: حروفِ شرط دو (۲) ہیں۔ (۱) اَمَّا (۲) لَوْ

اَمَّا : اَمَّا تفسیر اور تفصیل کے لئے آتا ہے اور اس کے جواب میں فا کا لانا ضروری ہے۔ جیسے : ہم خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

لَوْ : برائے انتفائے ثانی بسبب انتفائے اوّل یعنی ثانی کا انتفاء ہوگا اوّل کے انتفاء کی وجہ سے۔ جیسے : لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا معبود ان ہوتے، تو زمین و آسمان میں فساد بپا ہو جاتا)

(۱۳) **لَوْلَا** : برائے انتفائے ثانی بسبب وجود اوّل یعنی وجود اوّل کی وجہ سے ثانی کا انتفاء ہوگا۔ جیسے : لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ۔ (اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

ہلاک ہو جاتے)

وضاحت: خلیفۂ ثانی حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک حاملہ عورت کو جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا رجم کرنے حکم دیا، تو اُس وقت خلیفۂ رابع حضرت سیدنا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حاملہ عورت کا رجم وضعِ حمل کے بعد ہوتا ہے۔ اُس پر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زبانِ مقدسہ سے یہ جملہ نکلا۔ لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ (رضی اللہ عنہما)

(۱۴) **لامِ مفتوحہ برائے تاکید**: جیسے: لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (یقیناً زید عَمرو سے افضل ہے)

(۱۵) **مابمعنی مادام**: جیسے: اَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِیْرُ (میں کھڑا رہوں گا، جب تک امیر بیٹھا ہے)

(۱۶) **حروف عطف**: وہ حروف جو اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے ملانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اُن کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں، وہ دس (۱۰) ہیں۔ (۱) واؤ (۲) فا (۳) ثُمَّ (۴) حتّٰی (۵) اِمَّا (۶) أَوْ (۷) أَمْ (۸) لَا (۹) بَلْ (۱۰) لٰکِنْ

تمت بالخیر

اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے اس مقام پر نحوِ میر مکمل ہو گئی، لیکن ابتدائی طُلّاب کے لئے فائدے کے پیشِ نظر مستثنیٰ کی مختصر بحث شامل کر رہا ہوں۔

www.waseemziyai.com

مُسْتَثْنٰی کی مختصر بحث

مُسْتَثْنٰی: وہ لفظ ہے جو اِلَّا یا اُس کے اَخَوات (مشابہ کلمات) کے بعد مذکور ہو تاکہ واضح ہو کہ مُسْتَثْنٰی کی طرف وہ چیز منسوب نہیں ہے جو مُسْتَثْنٰی منہ کی طرف منسوب ہے۔ جیسے: جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس زید کے علاوہ قوم آئی) مذکورہ مثال میں اِلَّا حرفِ اِسْتِثْنَاء، قوم مُسْتَثْنٰی منہ جس کی طرف مجیٔ (آنے) کی نسبت کی گئی ہے اور اُس نسبت سے زید کو نکالا گیا ہے۔ اس لئے زید مُسْتَثْنٰی ہے۔

اِلَّا کے اَخَوَات: (۱) غَیْرُ (۲) سِوٰی (۳) سِوَاءٌ (۴) حَاشَا (۵) خَلَا (۶) عَدَا (۷) مَا خَلَا (۸) مَا عَدَا (۹) لَیْسَ (۱۰) لَا یَکُوْنُ

مستثنٰی کی اقسام: دو قسمیں ہیں۔ (۱) مستثنٰی مُتَّصِل (۲) مستثنٰی منقطع

مستثنٰی متصل: وہ مستثنٰی ہے جس کو لفظِ اِلَّا یا اس کے اَخَوَات کے ذریعے متعدد سے نکالا گیا ہو جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا مذکورہ مثال میں زید مستثنٰی متصل ہے۔ کیونکہ زید قوم میں داخل تھا لیکن اِلَّا کے ذریعے حکمِ مجیٔ (آنے) سے خارج کیا گیا۔

مستثنٰی منقطع: وہ مستثنٰی ہے جس کو لفظِ اِلَّا یا اس کے اَخَوَات کے ذریعے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا مذکورہ مثال میں حِمَار مستثنٰی منقطع ہے۔ کیونکہ حِمَار قوم میں داخل نہیں تھا۔

مستثنٰی منہ کے مذکور ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اقسامِ مستثنٰی:

www.waseemziyai.com

دو قسمیں ہیں۔ (۱) مستثنیٰ مُفَرَّغ (۲) مستثنیٰ غیرِ مُفَرَّغ

مستثنیٰ مُفَرَّغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو جیسے: مَاجَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ

مستثنیٰ غیرِ مُفَرَّغ: وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے: جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام کی اقسام: کلام کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کلامِ موجب (۲) کلام غیرِ موجب

کلام موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔ جیسے: جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

کلام غیرِ موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے: مَا جَآءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ

جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا کی ترکیب: جَآءَ اثبات فعلِ ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، نونِ وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل واحد متکلم مفعول بہ مقدم، اَلْقَوْم مستثنیٰ منہ، اِلّا حرفِ استثناء، زَیْدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعلِ مؤخر اور مفعولِ بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

گر قبول افتد زے عزّ و شرف

محمد وسیم ضیائی

16 اپریل 2020ء بمطابق ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

www.waseemziyai.com

مختلف تراکیب

NO	فہرست مختلف تراکیب	صفحہ
1	زَیْدٌ عَالِمٌ کی مختصر ترکیب	13
2	ضَرَبَ زَیْدٌ کی ترکیب	14
3	اِضْرِبْ کی ترکیب	18
4	لَاتَضْرِبْ کی ترکیب	18
5	هَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ کی ترکیب	19
6	غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ کی ترکیب	22
7	جَآءَ رَجُلٌ عَالِمٌ کی ترکیب	25
8	زَیْدٌ ضَرَبَ کی ترکیب	31
9	اِیَّاکَ نَعْبُدُ کی ترکیب	33
10	ضَرَبَ کی ترکیب	36
11	مَنْ رَّبُّکَ کی ترکیب	36
12	اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ کی ترکیب	36
13	مَادِیْنُکَ کی ترکیب	36
14	یَفْعَلُ کی ترکیب	38
15	یَفْعَلَانِ کی ترکیب	38

www.waseemziyai.com

16	هٰذَا قَلَمٌ کی ترکیب	42
17	جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ کی ترکیب	43
18	جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْهُ عَالِمٌ کی ترکیب	43
19	حَیَّ هَلِ الصَّلٰوةَ (نماز کی طرف آؤ) کی ترکیب	45
20	جَآءَنِیْ زَیْدٌ کی ترکیب	60
21	رَاَیْتُ زَیْدًا کی ترکیب	60
22	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ کی ترکیب	60
23	تراکیبِ جارّ مجرور کی وضاحت	70
24	اَلْمَالُ لِزَیْدٍ کی ترکیب	71
25	اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ کی ترکیب	72
26	اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ کی ترکیب	73
27	مَا زَیْدٌ قَائِمًا کی ترکیب	74
28	لَا حُرْمَةَ لِلْفَاسِقِ (فاسق کا کوئی احترام نہیں ہے) کی ترکیب	76
29	یَا عَبْدَ اللّٰهِ کی ترکیب	77
30	لَنْ یَّخْرُجَ کی ترکیب	78
31	سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ کی ترکیب	79
32	جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا کی ترکیب	86

www.waseemziyai.com

33	رَاَیْتُ الْاَمِیْرَوَھُوَرَاکِبٌ کی ترکیب	86
34	عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَدِرْھَمًا کی ترکیب	87
35	کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا کی ترکیب	92
36	عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ کی ترکیب	93
37	عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی ترکیب	93
38	نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی ترکیب	94
39	مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ کی ترکیب	96
40	ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ کی ترکیب	97
41	رُوَیْدَ زَیْدًا کی ترکیب	98
42	زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ کی ترکیب	99
43	زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ کی ترکیب	100
44	زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ کی ترکیب	101
45	زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو کی ترکیب	102
46	اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا کی ترکیب	103
47	کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکَ کی ترکیب	106
48	کَمْ رَکْعَۃً صَلَّیْتَ (تم نے کتنی رکعتیں پڑھیں) کی ترکیب	106
49	جَآءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ کی ترکیب	110

www.waseemziyai.com

50	اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ کی ترکیب	112
51	جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ کی ترکیب	114
52	جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَبَکْرٌ کی ترکیب	114
53	اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ کی ترکیب	115
54	جَآءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّازَیْدًا کی ترکیب	121

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MARCH 2020

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 163 | شعبہ ناظرہ: 395

شعبہ درس نظامی: 120 | شعبہ تجوید: 12

اور انہی شعبہ جات میں 500 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 120 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ | شعبہ درس نظامی و تجوید 12 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول و کمپیوٹر 14 اساتذہ | باورچی 3 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلباء کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 49 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai